هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۹۶

فاروق

تحریک جدید کا اخبار
قادیان

ایڈیٹر: میر قاسم علی احمدی

شرح چندہ پیشگی
سالانہ ۔ ششماہی ۔ عام چندہ ۔ سہ ماہی ۔ بیرون ہند ۸ شلنگ

قیمت فی پرچہ ا/ ۔ منیجر: رشید احمد خاں احمدی

تاریخہائے اشاعت: ہر انگریزی ماہ کی ۷-۱۴-۲۱-۲۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲۵ — قادیان دارالامان مورخہ ۱۲ صفر ۱۳۵۹ھ مطابق ۲۱ امان ۱۳۱۹ہش مطابق ۲۱ مارچ ۱۹۴۰ء — نمبر ۱۱

دارالامان کا ہفتہ

(۱) ۱۹ ماہ امان حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کو کل سے حرارت کی شکایت ہے۔ احباب صحت کامل کے لئے دعا کریں۔

(۲) حضرت ام المؤمنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

(۳) ایام زیر اشاعت میں ایک دو بارشیں ہوئیں۔ جس سے فصل کو شادابی اور سردی کو قدرے ایزادی حاصل ہو گئی۔

(۴) فاروق کے کاتب منشی سبحان علی صاحب کے گھر میں اللہ تعالےٰ کے فضل سے ۱۸ امان ۱۳۱۹ھش مطابق ۱۸ مارچ ۱۹۴۰ء کو دختر نیک اختر پیدا ہوئی۔ احباب مولودہ کی درازی عمر اور والدین کے لئے بابرکت اور قرۃ العین ہونے کی دعا فرماویں۔

اعلان نکاح | محمد دین صاحب نومسلم کا نکاح مسمات حمیدہ بیگم بنت محمد شریف نومسلم ساکن کلوسوہل ضلع گورداسپور سے ایک سو روپیہ مہر پر مولوی عبدالرحمٰن صاحب مبشر مولوی فاضل نے کلوسوہل میں پڑھایا خدا تعالیٰ جانبین کے لئے بابرکت کرے۔ آمین۔

تیسری دفعہ اعلان | جن خریداران کا چندہ فاروق فروری اور مارچ ۱۹۴۰ء میں ختم ہو چکا ہے۔ ان کے نام ص۲۸ ۲۸ مارچ کا پرچہ وی۔ پی ارسال ہوگا۔ وصول کرلیں۔ یا اطلاع دیں۔ کہ کب چندہ بھیج دیں گے۔

آئیں ذرا تو دیکھیں اب قادیاں ہمارا

مرزا غلام احمدؐ ہے پاسباں ہمارا
اور اس کا قادیاں ہے دارالاماں ہمارا

مہدی مسیح کشتا ہے امتی نبی وہ
وہ ہے بروزِ احمدؐ صاحب قراں ہمارا

اللہ کا پہلواں ہے حُلّوں میں انبیاء کے
شیطاں عدو گریگا اب بے گماں ہمارا

قرآں کے میگزیں سے ملتے ہیں اسلحہ سب
رنگروٹ بن رہا ہے پیر و جواں ہمارا

مہدی کے مشق گہہ میں مشاق ہو رہے ہیں
کرتا خطا ہے کم ہی تیرِ کماں ہمارا

احمدؐ کے ۔ نورِ دیں کے ۔ محمود کے مخالف
آئیں ذرا تو دیکھیں اب قادیاں ہمارا

دنیا میں دیں کی دولت اب قادیان میں ہے
مٹ جائے چاہتے تھے وہ تو نشاں ہمارا

اب تو بشیرِ دینِ احمدؐ کی ہے خلافت
محمود میرزا ہے روحِ رواں ہمارا

احسان و حسن میں ہے وہ تو نظیرِ مہدی
دیکھیں تو لوگ آکر پیر جواں ہمارا

اب لعلؔ دن پھرے ہیں دینِ محمدی کے
پھر ساتھ دے رہا ہے اب آسماں ہمارا

(ڈاکٹر لعل محمدؐ صوبیدار پنشنر مہاجر قادیان دارالامان)

اخبار فاروق کی خریداری کیلئے حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ کا ارشاد مبارک

جلسہ سالانہ دسمبر ۱۹۳۹ء پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے احباب سے جو پر زور تحریک فاروق کی خریداری کیلئے فرمائی تھی۔ اس میں سے چند فقرات احباب کی یاددہانی کے واسطے درج ذیل ہیں:۔

حضور نے تمام احباب کو تحریک کی کہ (۱) "اخبار فاروق کے لئے اڑھائی ہزار خریدار مہیا کئے جاویں"۔ (۲) "نہایت قلیل چندہ میں وہ خطبہ جمعہ۔ مجاہدین تحریک جدید کی رپورٹیں اور دیگر بیش قیمت مضامین ہفتہ وار حاصل کرسکتے ہیں"۔ (۳) "میرے (یعنی امیر المؤمنین ایدہ اللہ کے) نزدیک ایسے سستے اخبار کی خریداری سے وہی شخص غفلت برت سکتا ہے۔ جسے علم سے ذرا بھی مس نہ ہو۔ دوسرا شخص اس قسم کی غفلت نہیں کرسکتا"۔ (۴) "پس میں (خلیفۃ المسیح) جماعت کے دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ اخبار فاروق کے خریدار بنیں"۔

لہٰذا میں حضور کے ارشاد کو آپکی توجہ کیلئے پیش کرکے التماس کرتا ہوں۔ کہ آپ فاروق کے خریدار بنکر حضور کی اس تحریک کو جو فاروق کے متعلق ڈھائی ہزار خریدار پیدا کرنیکی فرمائی ہے۔ اپنے مقدور بھر کامیاب کرکے ثواب حاصل کریں۔ فاروق جیسا سستا پرچہ باوجود ان خوبیوں کے جو حضور نے فرمائی ہیں۔ کوئی دوسرا اخبار نہیں۔ یہ تحریک جدید کا اخبار ہے۔ تحریک جدید کے ہر ایک سپاہی کا جو حضرت مسیح موعود کی پانچہزار سپاہیوں والی پیشگوئی کا مصداق ہے۔ فاروق کو خریدنا قومی اور اخلاقی فرض ہے۔ (منیجر فاروق قادیان)

اولڈ بوائز تعلیم الاسلام ہائی سکول سے خطاب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

برادرم مکرم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

جب سے بجلی قادیان میں آئی ہے۔ مجھے اس بات کا خیال تھا۔ کہ جس طرح ہو سکے۔ ہائی سکول کے چاہ میں بجلی کا پمپنگ سیٹ لگا لیا جائے۔ تاکہ باغ اور فیلڈوں کی حالت بہتر ہو سکے۔ گذشتہ سال خدا تعالےٰ کے فضل سے ہمیں اس بات کی توفیق ملی۔ کہ ہم نے نہ صرف چاہ میں بجلی کا پمپنگ سیٹ لگوایا۔ بلکہ سکول اور بورڈنگ کے احاطہ میں اپنا وائرنگ کروا کر سپلائی کی منظوری حاصل کی۔ اور اس طرح بہت کم نرخ پر روشنی اور موٹر کے لئے بجلی کی طاقت کا انتظام ہو گیا۔ احاطہ سکول میں موٹر پمپ لگنے سے قبل بذریعہ رہٹ پانی لیا جاتا تھا۔ مگر رہٹ کے ذریعہ ہمیں صرف پندرہ سو گیلن فی گھنٹہ پانی مل سکتا۔ اور یہ پانی باغ اور درختوں کی ضروریات کے لئے کافی نہ ہو سکتا تھا۔ اس کے علاوہ بورڈران کو بھی پانی کی قلت رہتی تھی۔

اس وقت سکول کے چاہ میں پمپنگ سیٹ لگنے سے ہمیں فی گھنٹہ دس ہزار گیلن کے قریب پانی مل رہا ہے۔ اور اس وجہ سے نہ صرف باغ کی حالت آگے سے بہتر ہو گئی ہے۔ بلکہ احاطہ سکول کے تمام درختوں کو وافر پانی مل رہا ہے۔ اور حسب ضرورت کھیلنے کی فیلڈوں کو بھی پانی دیا جاتا ہے۔ بورڈنگ کے رہنے والے طالب علموں کو جو پانی کی قلت رہتی تھی۔ وہ دور ہو گئی۔ اور اب ان کے نہانے اور دیگر ضروریات کے لئے خدا تعالےٰ کے فضل سے کافی پانی مل سکتا ہے۔

سکول کا کنواں اس قدر پانی دینے کے قابل نہ تھا۔ کیونکہ کنوئیں کی پانی دینے کی استعداد پندرہ سو گیلن فی گھنٹہ سے زیادہ کی نہ تھی۔ اس وجہ سے قریباً سات سو روپے خرچ کر کے اس میں محکمہ زراعت کے بورنگ ڈیپارٹمنٹ کے ذریعہ بور کرایا گیا۔ اور سکول کے احاطہ کی وائرنگ اور موٹر پمپ کے لگوانے پر اٹھارہ سو روپے سے زائد خرچ ہوا۔

اس کے علاوہ بورڈروں کی سہولت کے لئے کنوئیں کے پاس تیس فٹ اونچی ٹینکی بنوائی گئی۔ جس میں ڈیڑھ ہزار گیلن پانی بیک وقت رہ سکتا ہے۔ اور اس ٹینکی کے ذریعہ نہ صرف بورڈنگ کے اندر پانی دیا جاتا ہے۔ بلکہ باورچی خانہ میں بھی اور لیٹرینز کی صفائی کے لئے بھی پائپ لگائی گئی ہے۔

صدر انجمن کی مالی حالت ایسی نہیں۔ کہ وہ دیگر اہم کام روک کر سکول کی اس ضرورت کو پورا کر سکتی۔ مگر پھر بھی اسکی طرف سے اس غرض کے لئے سکول کو مبلغ نو صد روپیہ کی رقم دی گئی۔ باقی رقم قرض اور سکول کے بعض پرائیویٹ فنڈوں سے پوری کی گئی۔

گذشتہ سال حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جماعت کے بچوں کو صحت بہتر بنانے کے سلسلہ میں خاص کھیلوں کی تحریک فرمائی۔ تاکہ جماعت کے بچے صحت کے اعلےٰ معیار پر پورے اتر سکیں اور قوم کے لئے مفید بن سکیں۔

انہی تحریکات میں حضور نے دیگر ورزشوں کے ساتھ تیرنا سیکھنے کی تحریک فرمائی۔ دیگر ورزشوں کا سامان تو بآسانی مہیا ہو سکتا تھا۔ مگر تیرنا اسی وقت آ سکتا ہے۔ جب تیرنے کے لئے تالاب ہو۔ اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے گذشتہ موسمی تعطیلات سے قبل ہیڈ ماسٹر صاحب تعلیم الاسلام ہائی سکول نے اساتذہ کی نگرانی میں تیرنے کے لئے تالاب کی کھدائی شروع کرا دی۔ اس میں طالب علموں نے نہایت خوشی اور محنت سے کام کیا۔ اور چند روز میں ہی اس تالاب کی کھدائی مکمل کر دی۔ ہمارے پاس تالاب بنانے کے لئے کوئی فنڈ نہیں تھا۔ اور انجمن کی مالی تنگی کی وجہ سے وہاں سے بھی کچھ ملنے کی امید نہ تھی۔ مگر یہ کام بھی ایسا تھا۔ کہ جس کو پانی کا انتظام ہوتے ہوئے پیچھے ڈالنے کو جی نہ چاہتا تھا۔ جلسہ سے کوئی ایک ماہ قبل ہیڈ ماسٹر صاحب تعلیم الاسلام ہائی سکول نے ٹینک کو مکمل کرنے کے لئے مجھے دوبارہ تحریک کی۔ اور خدا کے فضل پر بھروسہ کرتے ہوئے میں نے اس کام کو شروع کرا دیا۔ میرا ارادہ تھا۔ کہ ایام جلسہ میں سکول کے پرانے طلباء کو میں تحریک کروں۔ کہ وہ اس تالاب کے لئے چندہ دیں۔ مگر جلسہ کی مصروفیت کی وجہ سے بہت ہی کم دوستوں کو مل سکا۔ مگر جن دوستوں سے میں ملا۔ انہوں نے اس کام پر بہت خوشی کا اظہار کیا۔ اور امداد کا وعدہ کیا۔ مجھے اس بات کی خوشی ہے۔ کہ دوست گھروں کو واپس جا کر اپنی بات کو بھولے نہیں۔ اور بعض دوستوں کی طرف سے بغیر کسی یاد دہانی اور مطالبہ کے روپیہ آنا شروع ہو گیا ہے۔ ایسے چندوں کا وقتاً فوقتاً اعلان اخبار میں کیا جائے گا۔

مگر میں نے ضروری جانا کہ جن دوستوں کو اس تحریک کا علم نہیں۔ ان تک یہ تحریک پہنچا دوں۔ جو اخراجات ہم نے اس وقت تک کئے ہیں۔ اور آئندہ سال اس کام کی تکمیل کے لئے جن کی توقع کی جاتی ہے۔ اسکو میں یہاں درج کرتا ہوں۔ اور امداد کی تعیین آپ پر چھوڑتا ہوں۔ تا آپ اپنی ہمت اور حالات کے مطابق جو امداد ہو سکے۔ کریں۔ احاطہ سکول کی وائرنگ اور موٹر سمیت ۲۵۰۰ روپے۔ ٹینکی ۲۰۰ روپیہ۔ تیرنے والا تالاب ۲۰۰۰ روپے

ان کے علاوہ تالاب کے ارد گرد دیوار بنائی جائے گی۔ اور ساتھ ایک کپڑے بدلنے کا کمرہ یورینل اور شاور باتھ لگائے جائیں گے۔ اس کا متوقع خرچ ۱۵۰۰ روپے ہے۔ اس طرح یہ کل میزان چھ ہزار تین سو روپیہ بنتی ہے۔ اس میں سے صدر انجمن احمدیہ کا عطیہ مبلغ نو صد روپے ہے۔ اور باقی رقم جس کی ہمیں ضرورت ہے ۔/۵۴۰۰ روپیہ ہے۔

اگر ہمارے سکول کے اولڈ بوائز توجہ کریں۔ تو یہ کوئی بڑی بات نہیں۔ اور ان کی ذرا سی توجہ سے ایک نہایت مفید کام سرانجام پا سکتا ہے۔

مہربانی فرما کر اپنی رقم چندہ ناظر تعلیم و تربیت قادیان کے نام بھجوائیں۔

آخر میں میں اس امر کی طرف بھی توجہ دلاتا ہوں۔ کہ آپ نہ صرف خود اس کام کے لئے چندہ دیں۔ بلکہ دوسرے اولڈ بوائز کو بھی تحریک کریں۔ فجزاکم اللہ احسن الجزاء۔

خاکسار مرزا شریف احمد ناظر تعلیم و تربیت قادیان

نفع مند کام پر روپیہ لگانے والوں کیلئے نہایت عمدہ موقعہ

جو دوست اپنا روپیہ کسی نفع مند کام پر لگانا چاہیں۔ انہیں چاہیئے۔ کہ وہ میرے ساتھ خط وکتابت کریں۔ ان کا روپیہ بعض تجارتی کاروبار پر لگوانے کا مشورہ دے سکتا ہوں۔ اور بعض ایسے مواقع بتا سکتا ہوں۔ جن میں روپیہ جائیداد کی کفالت پر قرض لیا جائیگا۔ جو ہر طرح سے محفوظ ہوگا۔ اور نفع لائے گا۔

میں امید کرتا ہوں۔ کہ خواہشمند احباب اس موقع سے فائدہ اٹھائیں گے۔ مشاورت پر تشریف لانے والوں کے لئے مناسب ہوگا۔ کہ مجھ سے بالمشافہ گفتگو کر لیں۔

(فرزند علی عفی عنہ ناظر بیت المال)

مشاورت پر خریداری "فاروق" کیلئے خاص رعایت

مجلس مشاورت پر احباب سے فاروق کی خریداری کے لئے ایک رعایت کی جاتی ہے۔ کہ جو دوست ۳۱ مارچ ۱۹۴۰ء تک فاروق کی خریداری منظور فرما کر چندہ سالانہ عطا کریں گے۔ ان کو فاروق کے دو خاص نمبر مفت دیئے جاویں گے۔ یہ نمبر نہایت اعلےٰ مضامین سے پُر ہیں۔ ایک فاروق کا خاص خطبہ نمبر ہے۔ جس میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے وہ تاریخی خطبے جمع کئے ہیں۔ جو حضور نے گورنمنٹ اور احرار اور سلسلہ احمدیہ کے متعلق فتنہ احرار کے موقعہ پر فرمائے تھے۔ ان خطبوں کا ہر ایک احمدی کو مطالعہ کرنا ضروری ہے۔

دوسرا فاروق کا تحریک جدید نمبر ہے۔ جس میں وہ اعلیٰ مضامین ہیں۔ جن کا تعلق خاص تحریک جدید سے ہے۔ یہ ہر دو نمبر فاروق کے ایک تاریخی حیثیت سلسلہ عالیہ احمدیہ میں رکھتے ہیں۔ خطبہ نمبر میں احرار کے اس جلسہ کی بھی تمام کارروائی شائع ہو چکی ہے۔ جو انہوں نے قادیان میں فتنہ عظیم برپا کرنے کے لئے کیا تھا۔ اور بعض حکام ضلع کی خاص امداد ان کے ساتھ تھی۔ فاروق کا سالانہ چندہ صرف اڑھائی روپیہ ہے۔ جس میں ہمیشہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کا خطبہ جمعہ بھی باقاعدہ مکمل شائع ہوتا ہے۔ اس سے زیادہ سستا اخبار آج دنیا بھر میں کوئی نہیں ہے۔ پس احباب فاروق کے خریدار بنکر یہ دونوں نمبر مفت حاصل کریں۔

(منیجر فاروق قادیان)

درخواستہائے دعا:۔ (۱) محمد عبد القیوم صاحب راولپنڈی سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ انہوں نے R.I.A.S.C. میں ایک محکمانہ امتحان دیا ہے۔ دعا فرماویں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کو اس میں کامیاب فرماوے۔ (۲) نیز ان کے والد صاحب میاں محمد عالم احمدی ریٹائرڈ سب انسپکٹر پولیس عرصہ دراز سے ران میں عرق النساء کی تکلیف سے اور چند دنوں سے چنبل کے سبب بیمار ہیں۔ ان کی صحت کاملہ کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فاروق

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲۵ | قادیان دارالامان مورخہ ۲۱ مارچ ۱۹۴۰ء مطابق ۲۱ امان ۱۳۱۹ ہش | نمبر ۱۱

پیغام بلڈنگ میں جانے سے پہلے مولوی سیّد محمد احسن صاحب کو

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے عقائد کا پورا علم تھا

جناب مولوی محمد علی صاحب نے پیغام صلح ۵ فروری ۱۹۴۰ء میں مولوی غلام حسن خاں صاحب پشاوری کی "قادیانی بیعت" کے عنوان کے ماتحت "سید محمد احسن صاحب کی جرأت ایمانی" کی سرخی کے نیچے لکھا ہے :-

"مولانا سید محمد احسن صاحب وہ جری انسان تھے۔ کہ جب ان کے سامنے صحیح بات آگئی۔ تو انہوں نے صاف الفاظ میں اس کا اعتراف بھی کر لیا"۔

پھر سید صاحب کے ایک اعلان کی حسب ذیل تمہیدی عبارت نقل کی ہے :-

"آپ صاحبان کو علم ہے۔ کہ ۱۹۱۴ء کے اوائل میں حضرت خلیفۃ المسیح مولوی نور الدین صاحب کی وفات پر ہماری جماعت میں ایک اختلاف نمودار ہوا۔ اس وقت میں نے (مولوی سید محمد احسن صاحب نے۔ ناقل) محض اتحاد قائم رکھنے کی خاطر یہی مناسب سمجھا۔ کہ ہم سب لوگ صاحبزادہ محمود احمد صاحب کی بیعت کر لیں۔ تاکہ وحدت قومی قائم رہے۔ مجھے اس وقت تک علم نہ تھا۔ کہ صاحبزادہ صاحب کے عقائد میں کوئی فساد ہو چکا ہے"۔

پھر مولوی محمد علی صاحب نے مولوی سیّد محمد احسن صاحب کے اصل اعلان میں سے عبارت نقل کی ہے۔ جس میں سید صاحب لکھتے ہیں :-

"پس اللہ تعالیٰ کی رضا کو مدنظر رکھتے ہوئے اور اس کے حضور جواب دہی کا خوف کرتے ہوئے میں یہ اعلان کرتا ہوں۔ کہ صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد بوجہ اپنے عقائد فاسدہ پر مصر ہونے کے میرے نزدیک ہرگز اب اس بات کے اہل نہیں۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود کی جماعت کے خلیفہ یا امیر ہوں۔ اور اس لئے میں اس خلافت سے جو محض ارادی ہے۔ سیاسی نہیں صاحبزادہ صاحب کا اپنی طرف سے عزل کرا کر عند اللہ و عند الناس اس ذمہ واری سے بری ہوتا ہوں۔ جو میرے سر پر تھی"۔

اس کے ساتھ ہی سیّد صاحب نے حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے مزعومہ "عقائد فاسدہ" کا بھی ذکر کیا ہے۔ یعنی (۱) تکفیر (۲) نبوت مسیح موعود ع (اور ۳) پیشگوئی اسمہٗ احمد کا مصداق۔

اب ہم ان امور کا واقعات کے صریح خلاف اور غلط ہونا ظاہر کرتے ہیں۔ یعنی سید محمد احسن صاحب نے خلافت ثانیہ سے علیحدگی کی وجہ مندرجہ بالا تین عقائد قرار دی ہے۔ اور کہا ہے۔ کہ جب میں نے خلافت ثانیہ کی بیعت کی تھی۔ تو اس وقت مجھے علم نہ تھا۔ کہ یہ حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر الدین محمود احمد ایدہ اللہ بنصرہ کے عقائد ہیں۔ اور جب علم ہو گیا۔ تو میں فوراً بیعت ترک کر کے غیر مبایعین میں مل گیا۔

مگر یہ سب امور غلط ہیں۔ یعنی نہ صرف یہ کہ مولوی سید محمد احسن صاحب کو حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی کے عقائد کا دربارہ کفر و اسلام و نبوت علم نہ تھا۔ بلکہ وہ آپ کے عقائد سے اتفاق ظاہر کرتے تھے۔ چنانچہ ۱۹۱۵ء میں جب رسالہ القول الفصل شائع ہوا۔ جس میں حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ نے یہ تمام مسائل جن کو غیر مبایعین "عقائد فاسدہ" ٹھہراتے ہیں۔ کھول کھول کر لکھ دیئے تھے۔ تو مولوی محمد احسن صاحب نے اس پر نہایت اظہار خوشنودی ظاہر کیا۔ اور ۱۱ فروری ۱۹۱۵ء کو امروہہ سے

حضرت صاحب کی خدمت میں

اپنے بیٹے کے ہاتھ سے خط لکھوایا۔ جس میں یہاں تک لکھا ہے۔ کہ :-

"رسالہ انہ لقول الفصل وما ھو بالھزل کو خاکسار نے جناب والد صاحب کو سنایا۔ دعاوی صادقہ اور مصدقہ سنکر ایسے خوش ہوئے۔ کہ عوارض لاحقہ متعلقہ پیری و دیگر امراض کو فراموش کر دیا۔ اور کہنے لگے۔ کہ الحمد للہ۔ میں نے وہ وقت پا لیا۔ کہ جس کا میں سالہا سال سے منتظر تھا۔ .... یہاں پر آل فرعون لاہوریوں کی نسبت لکھتا ہوں۔ جناب والد صاحب کی طرف سے لکھتا ہوں۔ خارجاً معلوم ہوا۔ کہ اس رسالہ الفصل (القول الفصل مراد ہے۔ ناقل) کو ایک شیطان نے یہ کہا۔ کہ مصنف رسالہ شریر ہے۔ کذاب ہے۔ چالباز ہے۔ میں سارے پردے اس کے کھولوں گا۔ یہ قول تو اس کا ایک ادنیٰ ہے۔ اس کا تو وہی حال ہے۔ جو فرعون کا تھا۔ وقال فرعون ذرونی اقتل موسیٰ ...... الا سبیل الرشاد۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ اگر بالآخر توبہ نہ کی۔ تو غرق طوفان خلافت میں ہو جائے گا۔ آمین"

مندرجہ بالا عبارت سے جو مولوی سید محمد احسن صاحب نے حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ کی خدمت میں لکھی۔ ظاہر ہے کہ سید صاحب فروری ۱۹۱۵ء تک حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ کے ان تمام عقائد سے جو رسالہ القول الفصل میں مندرج ہیں متفق تھے۔ بلکہ اس رسالہ کی اشاعت تک عمر پا لینا اپنی عظیم الشان خوش قسمتی سمجھتے تھے کہ جس میں سلسلہ کے صحیح عقائد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پسر موعود اور مصلح موعود نے رقم فرمائے۔ پس مولوی سید محمد احسن صاحب کا دسمبر ۱۹۱۶ء میں یہ کہنا یا امیر پیغام اور دیگر غیر مبایعین کا یہ واویلا کرنا کہ اس سے پہلے سید صاحب کو "علم نہ تھا۔ کہ صاحبزادہ صاحب کے عقائد میں کوئی فساد ہو چکا ہے"۔ واقعات کے سراسر خلاف بلکہ صریح کذب بیانی اور مغالطہ دہی ہے۔

یہ بات تو اس امر کے ثبوت میں پیش کی گئی ہے۔ کہ سید محمد احسن صاحب کو حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ کے ان تمام عقائد سے جو رسالہ **القول الفصل** میں لکھے گئے ہیں۔ کلی اتفاق تھا۔ بلکہ ان پر خوش تھے۔ اب میں اس امر کا ثبوت پیش کرتا ہوں۔ کہ مولوی محمد احسن صاحب نے لاہور جا کر دسمبر ۱۹۱۶ء میں جو یہ کہا ہے۔ کہ ۱۹۱۴ء میں جب بیعت کی تھی۔ تو مجھے علم نہ تھا۔ کہ مسئلہ کفر و اسلام اور نبوت وغیرہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے کیا عقائد ہیں۔ یہ بھی سراسر جھوٹ ہے۔ کیونکہ مولوی سید محمد احسن صاحب نے ۱۰ مارچ ۱۹۱۴ء کو ایک اعلان بعنوان "پیغام حق" شائع کیا تھا۔ جو ۱۸ مارچ ۱۹۱۴ء کے الفضل میں بطور ضمیمہ بھی شائع ہوا۔ اس میں سید صاحب لکھتے ہیں کہ :-

"آج بتاریخ ۱۸ مارچ کو پیغام صلح ۱۹۱۴ء کا ایک مضمون از جانب ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب اسسٹنٹ سرجن پڑھوا کر سنا۔ اس میں بعض امور کی نسبت غلط بیانیاں پائی گئیں۔ اس لئے میں اصل واقعات کا اظہار شہادت حقہ کے رنگ میں ظاہر کر دینا ضروری سمجھتا ہوں۔ اولاً جب میں بٹالہ سے بتاریخ ۱۴ مارچ ۱۹۱۴ء قادیان شریف کی طرف چلا۔ تو مجھ کو ایک رسالہ بعنوان "ایک نہایت ضروری اعلان" ملا۔ میرے رفیق عبد الصمد نے اسکو پڑھ کر سنایا۔ اس میں مضمون ایسے پائے گئے۔ کہ مجھکو بہت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعجب ہؤا۔ بلکہ میرے خیال میں یہ گزرا۔ کہ یہ مضمون تو مولانا محمد علی صاحب کے نہیں ہیں۔ اسلئے کہ وہ تو فاضل ایم۔اے ہیں۔ اول مضمون کا خلاصہ تو یہ تھا۔ کہ جس سے مفہوم ہوتا تھا۔ کہ خلافت کی کوئی ضرورت نہیں۔ اور اگر خلیفۃ المسیح کی وصیت کے لحاظ سے خلیفہ بنایا بھی جائے۔ تو وہ مطاع کل جماعت کے لئے نہ ہو۔ بلکہ ایک سردار کی صورت میں اور کل احمدیہ جماعت کو۔ جو حضرت صاحب کی بیعت کر چکی ہے۔ خلیفہ کی بیعت کی ضرورت نہیں۔ ہاں نئے غیر احمدی جو احمدی ہونا چاہیں۔ ان سے بیعت لے وغیرہ وغیرہ"

مولوی محمد احسن صاحب کے اعلان کی اس ابتدائی عبارت سے عیاں ہے۔ کہ انہوں نے مولوی محمد علی صاحب کا مشہور رسالہ "ایک نہایت ضروری اعلان" پڑھوا کر سنا ہے۔ حالانکہ اس اعلان میں متعدد جگہ کفر و اسلام کا تذکرہ کیا گیا ہے چنانچہ اس میں مولوی محمد علی صاحب لکھتے ہیں۔

"ہماری جماعت کے دو گروہ ہونے لازمی ہیں۔ اور یہ ہوکر رہیں گے۔ اور ان میں حد فاصل مسئلہ کفر و اسلام ٹھہرائی گئی ہے" صلا۔

پھر صفحہ ۱۴ پر لکھا ہے:۔ "یہاں بعض لوگوں میں یہ بلا پیدا ہو گئی ہے۔ کہ پہلے تو وہ یہ کہتے ہیں۔ کہ سب غیر احمدی کافر ہیں" پھر صفحہ ۱۵ سے صفحہ ۱۹ تک "چوتھی بات" جو لکھی ہے۔ وہ ہے ہی مسئلہ کفر و اسلام کے بیان میں۔ اور صفحہ ۱۸ پر تو مولوی محمد علی صاحب صاف صاف لکھتے ہیں کہ:۔

"مجھے اس لئے یہ لکھنے کی ضرورت پیش آئی ہے۔ کہ جلسہ سالانہ پر میاں صاحب نے بڑے زور سے اعلان کیا۔ کہ میں غیر احمدیوں کو کافر کہنے سے نہیں ٹلوں گا"

"اس کے بعد ایک مضمون میاں صاحب کا آپ کی (یعنی حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی) اجازت سے شائع ہؤا۔ جس کا ماحصل یہ تھا۔ کہ مسلمان مسیح موعود کے انکار سے کافر ہیں"۔

اب میں جناب مولوی محمد علی صاحب سے دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ جبکہ سید صاحب ۱۸ مارچ ۱۹۱۴ء کے اعلان میں اقرار کرتے ہیں۔ کہ انہوں نے یہ رسالہ سُن لیا تھا۔ جس میں آپ نے حضرت "میاں صاحب" کے عقیدہ درباره کفر و اسلام کا صاف ذکر کر دیا تھا۔ تو پھر دسمبر ۱۹۱۶ء میں مولوی سید محمد احسن صاحب کا یہ کہنا کہ مجھے صاحبزادہ صاحب کے عقائد کا مارچ ۱۹۱۴ء میں بیعت کے وقت علم نہ تھا۔ یہ کذب عمد کہلائے گا۔ یا فریب دہی و مغالطہ پر محمول کیا جائیگا؟ بینوا و توجروا۔

اور پھر کیا مولوی محمد علی صاحب کا اب یہ لکھنا کہ "مولانا سید محمد احسن صاحب وہ جری انسان تھے۔ کہ جب ان کے سامنے صحیح بات آگئی۔ تو انہوں نے صاف الفاظ میں اس کا اعتراف بھی کر لیا" یہ ان کی "جرأت ایمانی" کہلائیگی یا نفاق؟ اور کیا غیر مبایعین کے "فرشتے" اسی طرح دو رنگیاں اختیار کیا کرتے ہیں۔

پھر یہیں تک ہی بس نہیں۔ اسی ۱۸ مارچ کے "پیغام حق" میں مولوی سید محمد احسن صاحب اس تمام واقعہ کا بھی ذکر کرتے ہیں۔ جو کہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد مولوی محمد علی صاحب کے ساتھ دوران گفتگو میں رونما ہؤا۔ چنانچہ سید صاحب یہ بھی لکھتے ہیں۔ کہ:۔

"پھر مولوی محمد علی صاحب نے مسئلہ کفر و اسلام پر کہا۔ کہ میں مصنف آدمی ہوں۔ اور مجھ کو لکھنا ضروری ہے۔ کہ غیر احمدی مسلمان ہیں۔ اور تا وقتیکہ اس مسئلہ کا فیصلہ نہ ہو۔ ہم کو بیعت پر مجبور نہ کیا جائے .... مولوی محمد علی صاحب نے اس پر زور دیا۔ کہ پہلے اسی مسئلہ کفر کو فیصل کر لیا جائے"

ان فقرات سے ظاہر ہے۔ کہ بیعت سے پیشتر مولوی محمد علی صاحب نے اس بات پر انتہائی زور صرف کیا ہے۔ کہ مسئلہ کفر و اسلام کا فیصلہ ہو جائے۔ جس میں وہ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ سے اختلاف رکھتے۔ تھے۔ حالانکہ مولوی محمد علی صاحب کے رسالہ "ایک نہایت ضروری اعلان" کے سننے سے مولوی سید محمد احسن صاحب کو حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ کے اس زبردست عقیدہ کا علم ہو چکا تھا جس کو بعد میں "عقائد فاسدہ" میں سے اول نمبر پر شمار کیا گیا۔ مگر باوجود مولوی محمد علی صاحب کے اس مسئلہ کے فیصل ہونے پر زور دینے کے سید صاحب نے مولوی صاحب کی اپیلوں کی قطعاً پروا نہ کی۔ اور مسجد نور میں جا کر بیعت خلافت ثانیہ کرلی۔

ان سب باتوں سے ظاہر ہے۔ کہ دراصل حق وہی تھا۔ جو مارچ ۱۹۱۴ء میں سید صاحب پر کھل چکا تھا۔ اور جس کی حقانیت کے مولوی سید محمد احسن صاحب دوسرے لوگوں کو بھی حلفیہ بیانات کے ساتھ یقین دلاتے تھے۔

خاکسار سید احمد علی سیالکوٹی مولوی فاضل قادیان دارالامان۔

غزل

از خانصاحب ذوالفقار علی خاں گوہر

چاہیئے گر سکونِ دل سوزِ دعا سے کام لے
سجدوں میں خونِ دل بہا پایۂ عرش تھام لے
خیر ہو عفو میں اگر عفو سے درگذر نہ کر
خیر ہوا انتقام میں شوق سے انتقام لے
جاتی ہے اے صبا اگر کوچۂ دل نواز میں
دل مرا لے۔ زبان سے۔ اور مرا پیام لے
دیدۂ خونفشاں کا رنگ سوختہ جانیوں کی بُو
سجدوں کی اضطرابیاں اور مرا سلام لے
کہنا کہ ایک دل فگار نام ہے جس کا ذوالفقار
شرم گنہ سے ہے نزار۔ گرتے ہوئے کو تھام لے
تیرا مریض ہجر ہے اب کوئی دم کا میہماں
صبح بخیر نے بھی لی۔ کب ہے امید شام لے
ہمت نوجواں دکھا بخت کو نوجوان بنا
طائر قدس ہے جہاں اُڑ کے وہی مقام لے
چاند سے لے جمالِ یار۔ شمس سے لے جلالِ یار
خدمت خلق کے لئے قوت ہر نظام لے
رشتۂ اتحاد میں قوم و ملل کو دے پرو
کردے تمام۔ ہاتھ میں کام جو ناتمام لے۔
دے کے زکوٰۃ مال تو۔ ظلمت دل نکال تو
سوزِ صلوٰۃ دل میں بھر۔ نورِ مہِ صیام لے
عزم براھیمی دکھا۔ دے جو خدا ہے مانگتا
دل کے بتوں کو توڑ دے اور خدا کا نام لے
میکدۂ حیات میں ضعف عمل ہے کس لئے
ساقی خوش جمال سے گوہر اک اور جام لے۔

سر مائیکل اوڈوائر کا قتل

لنڈن ۱۳ر مارچ۔ ریوٹر کا تار مظہر ہے۔ کہ آج رات انڈیا ایسوسی ایشن کی ایک میٹنگ میں کسی ہندوستانی نے پنجاب کے سابق گورنر سر مائیکل اوڈوائر کو گولی سے ہلاک کر دیا۔ آپ کے علاوہ اس نے لارڈ زٹلینڈ وزیر ہند کو بھی زخمی کیا۔ آپ کو محض گولی کی رگڑ لگی۔ علاوہ ازیں سر لوئیس ڈین سابق لفٹنٹ گورنر پنجاب بھی زخمی ہوئے۔ اور ان کا بازو ٹوٹ گیا۔ لارڈ لیمنگٹن سابق گورنر بمبئی کو بھی بازو پر زخم آئے۔ مشرقی معاملات کے مشہور ماہر بریگیڈیر جنرل سر پرسی سائیکس لارڈ زٹلینڈ کے بالکل ساتھ کھڑے تھے۔ لیکن آپ کو کوئی گزند نہ آئی۔ یہ واقعہ کیکسٹن ہال میں ایک بھرے جلسے میں ظہور پذیر ہؤا۔

لنڈن ۱۴ر مارچ۔ بعد کے ایک تار میں سر مائیکل اوڈوائر کے قتل کے سلسلہ میں مزید تفاصیل درج ہیں۔ بیان کیا گیا ہے۔ کہ گولی چلتے ہی لارڈ زٹلینڈ اپنی کرسی صدارت کے پہلو میں گر گئے۔ اور لارڈ لیمنگٹن اور سر لوئیس کو بھی گولیاں لگتی دیکھی گئیں۔ اس موقع پر ایک آدمی جس کے ہاتھ میں بندوق تھی۔ یہ چلاتا ہؤا سنا گیا۔ "راستہ صاف کرو" اور بھرے مجمع میں سے دروازہ کی جانب بھاگا۔ ایک لمحہ کے لئے تو سارا ہال سُن ہو گیا۔ لیکن فوراً بعد دو اشخاص فوراً اس پر کود پڑے۔ فوراً ہی پولیس نے تمام بلڈنگ کے ارد گرد گھیرا ڈال لیا۔ اور جلسہ میں موجود ایک سو پچاس میں سے کسی کو بھی باہر نہ جانے دیا گیا۔ اور نہ اڑھائی گھنٹے تک کسی کو ٹیلیفون چھونے کی اجازت ملی۔ اور پولیس نے ہر ایک شخص کا بیان قلمبند کیا۔ لارڈ زٹلینڈ نے ایک رپورٹر کو بتلایا۔ کہ میں نے اپنے قریب ایک ٹھس کی سی آواز سُنی۔ اور اسکے ساتھ ہی میری پسلیوں میں ایک سخت درد اٹھا۔ اس درد کی شدت نے مجھے گرا دیا۔ اور اس وقت میں نے فائرنگ کی مزید آوازیں سنیں۔ ہسپتال میں لارڈ زٹلینڈ کے کپڑوں سے ایک گولی ملی۔ یہ واقعہ ایک بھرے ہوئے گنجان جلسہ میں ظہور پذیر ہؤا۔ اور ایک ٹھگنا مگر موٹا سا سانولے رنگ کا ہندوستانی پریس ٹیبل کی طرف بڑھتا ہؤا دیکھا گیا۔ یکے بعد دیگرے چار فائر ہوئے۔ اور سر مائیکل اوڈوائر زمین پر گرتے ہوئے دیکھے گئے۔ آپ کی چھاتی میں زخم آیا تھا جس سے خون کی دھار بہہ رہی تھی۔ نمائندہ رپورٹر نے یاد کرانے کی کوشش کی ہے۔ کہ جلیانوالہ باغ امرتسر کا گولی کانڈ سر مائیکل اوڈوائر کی گورنری کے زمانہ میں ہؤا تھا۔

عیسائی مشن!

کیا قرآن مجید کتب مقدسہ کا خوشہ چین ہے؟

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تورات اور حمورابی کی شریعت میں مطابقت

(۵)

اسلام عالمگیر صداقتوں کا جامع ہے۔ اور ابدی ہدایتوں کا مرقع۔ اسلام ایک چمکتا ہؤا ہیرا ہے۔ جس کا ہر ایک گوشہ پوری آب و تاب کے ساتھ چمک رہا ہے۔ اور چمکتا رہے گا۔ اسلام نورانی اور خوبصورت تعلیمات کا خوشنما گلدستہ ہے۔ جس میں رنگ برنگ کے پھول ہیں۔ جو کمال سلیقہ اور دلفریب ترتیب کے ساتھ ایک جا جمع کر دیئے گئے۔ معدنِ اسلام میں بیش بہا جواہر ریزے ہیں۔ جن کو دیکھ کر جوہری سر بہ گریبان ہیں۔ اسلام کیا ہے۔ دینِ فطرت ہے فطرت انسان کی مقدس آواز ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ فطرة اللہ التي فطر الناس علیھا لاتبدیل لخلق اللہ۔ ذالك دین القیم (الروم) کہ اللہ کی فطرت جس پر اللہ نے انسان کو پیدا کیا۔ بدل نہیں سکتی۔ یہی ہے مضبوط دین۔ یہاں صاف بتلایا گیا۔ کہ اسلام مذہب فطرت ہے۔ جس طرح فطرت انسانی بدل نہیں سکتی اسی طرح اسلام جس کی فطرت پر بناء ہے۔ عالمگیر لائحہ عمل ہے۔ اور وقتی اور زمانی قیود سے بالاتر ہے۔ پس اسلام مذہب فطرت ہے۔ اور فطرت انسانی کو پرزور اپیل کرتا ہے۔ یقیناً ہر ایک سلیم الفطرت اسلامی تعلیمات کو اپنی فطرت کی پکار کا حقیقی جواب پائیگا۔ اور ان مقدس اور فطرت کی پیاس کو بجھانے والی تعلیموں کو سنکر بے اختیار کہے گا۔ کہ یہ تو خود میرے دل کی آواز ہے۔ یہ تو میری فطرت کی پیاس کے عین مطابق ہے جیسا کہ غالب مرحوم نے کہا۔ ؎

دیکھنا تقریر کی لذت کہ جو اس نے کہا
مَیں نے یہ جانا کہ یہ بھی بات میرے دل میں ہے

اسلام مذاہب عالم سے ممتاز ہے

اے تشنہ کامانِ صداقت! بصیرت کی آنکھیں وا کرو۔ اور دیکھو اسلام مذاہب عالم سے ممتاز اور سرفراز نظر آتا ہے۔ وہ وجہ امتیاز کیا ہے۔ یہ کہ اسلام عالمگیر صداقتوں کا جامع ہے۔ لیکن دیگر تعلیمات اقتضائے زمانہ کے ماتحت اگر ایک وقت تصویر کا ایک رخ پیش کرتی ہیں۔ تو دوسرے وقت دوسرا رُخ۔ اور سابقہ شریعتیں مختص القوم و زمان ہونے کی وجہ سے مرورِ زمانہ کے اثر سے محفوظ نہ رہ سکیں۔ لیکن اسلام رحمۃ للعالمین ہے۔ اسلام خدا تعالےٰ کے قانون قدرت کی تصویر ہے۔ جو ہمیشہ ہماری نظر کے سامنے ہے۔ اور جو فطرت انسانی پر کھینچی ہوئی ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ اسلام کسی انسانی پہلو کو نظرانداز نہیں کرتا۔ اور ایسی مکمل اور جامع تعلیم پیش کرتا ہے۔ جو کہ قائم و دائم رہنے والی ہے۔ جو کہ عالمگیر ہے۔ جس تعلیم پر زمانہ کی گردش کا ایک ذرّہ اثر نہیں ہوتا۔ جس تعلیم میں موسیٰ علیہ السلام کی تعلیم کا جلال بھی ہے۔ اور عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیم کا انکسار بھی۔ جو دلنواز تعلیم اس شعر کی حقیقی مصداق ہے۔

حسنِ یوسف دمِ عیسیٰ یدِ بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

الغرض اسلام ان خوبصورت تعلیموں کو رد نہیں کرتا۔ جو انبیاء کے ذریعہ دنیا کی ہدایت و رشد کے لئے نازل کی گئیں۔ بلکہ اسلام ان صداقتوں کا اعادہ کرتا ہے۔ جو عالمگیر صداقتوں کا حکم رکھتی ہیں۔ اور جو ماسبق انبیاء کی تعلیمات میں مذکور ہیں۔

ناقدین اسلام کے لئے لمحۂ فکریہ

بعض اساسی تعلیمات کا اعادہ تو تمام انبیاء کرتے آئے۔ مثلاً توحید کی تعلیم ہے۔ اور دیگر معروف اوامر و نواہی پس ایسی تعلیمات کو جو مذاہب عالم میں مشترک ہیں۔ اگر اسلام نے دہرایا۔ تو یہ لازمہ شریعت ہے۔ نہ کہ وجہ اعتراض۔ علیٰ ہذا القیاس قرآنی قصص ہیں۔ ظاہر ہے۔ کہ تاریخی واقعات کوئی دماغ سے تو گھڑے نہیں جا سکتے۔ کہ ان میں جدت پیدا ہو جائے۔ اب اگر قرآن کے قصص بائیبل میں بھی ملتے ہیں۔ یا دیگر قدیم کتب میں ملتے ہیں۔ تو کیسا الزام۔ کیا انجیل کامل جدت طرازی کا دعویٰ کر سکتی ہے۔ نہیں اور ہرگز نہیں۔ بعض جگہ وہی تعلیم ہے۔ جو سابقہ کتب میں بیان و عیاں ہوئی۔ پس نادان ہے وہ جو قرآن پر سرقہ کا الزام لگاتا ہے۔ اور بیباک ہے وہ جو کہ کہتا ہے۔ کہ قرآن العیاذ باللہ سابقہ کتب سے اخذ کیا گیا۔ کیا یہ حق نہیں۔ کہ تمام تعلیمات کا چشمہ اور منبع ایک ہی ہے۔ ان کا مقصد وحید ہے۔ ان کا پروگرام مشترک ہے۔ ان میں ایک ہی روح جاری و ساری ہے۔ تو اندریں صورت ان تعلیمات میں اشتراک و مشابہت کا پایا جانا ضروری ہے۔ کیا ایک دانا حکیم جب ایک ہی نسخہ مختلف مریضوں کے لئے تجویز کرتا ہے۔ تو تم اس کا ہاتھ پکڑ لیا کرتے ہو۔ اگر نہیں۔ تو وہ حکیم تعالیٰ ایک روحانی نسخہ مختلف نبیوں پر ظاہر کرے۔ تو کیسا اعتراض۔ پس انبیاء کی تعلیمات میں بعض جگہ مشابہت کی بناء پر اخذ و اقتباس کا الزام قائم کرنا تمام کتب مقدسہ کی ہتک ہے۔ لیکن اگر بطور تنزل اس نظریہ اخذ کو صحیح مان لیا جاوے۔ تو سب سے پہلے اس کی زد میں تورات و انجیل آتی ہے۔ چنانچہ صحبت امروزہ میں ثابت کیا جائے گا۔ کہ تورات کے احکام حمورابی کی شریعت جو کہ ایک قدیمی شریعت ہے کے عین مطابق ہیں۔

حمورابی کی شریعت کس طرح دستیاب ہوئی

پادری جے آر ڈمیلو صاحب انگریزی تفسیر بائیبل کے دیباچہ میں "حمورابی کی شریعت" کا عنوان قائم کر کے ایک نہایت دلچسپ تحقیقات حوالہ قلم کرتے ہیں۔ جو کہ درج ذیل کی جاتی ہے:۔

"پیدائش کی کتاب کے چودھویں باب میں ایک شخص امرافل نامی کا ذکر ہے۔ جو شنعار کا بادشاہ تھا۔ یہ ابراہیم کا ہمعصر تھا۔ عموماً یہ متفق علیہ امر ہے۔ کہ امرافل ہی حمورابی تھا۔ جو بابل کے پہلے خاندان کا چھٹا بادشاہ تھا۔.... مدت سے یہ معلوم ہے۔ کہ ایک قدیم شریعت موجود تھی۔ جس کا نام یہ تھا۔ "حمورابی کے فیصلے" اس شریعت کے بعض حصے ان تختیوں پر ملے ہیں۔ جو آسر بنی پال (جو آسور کا بادشاہ تھا) کے زمانہ میں لکھی گئیں۔..... اب یہ تختیاں لنڈن کے عجائب گھر اور برلن کے عجائب گھر میں موجود ہیں۔ لیکن اس قدیم شریعت کے بارہ میں جو ہمیں علم حاصل ہؤا تھا۔ اس میں بہت ترقی ہوئی۔ چنانچہ فرنچ اکسپلوریشن سوسائٹی کو دسمبر ۱۹۰۱ء سے جنوری ۱۹۰۲ء کے عرصہ میں ایک سیاہ پتھر کا ستون ملا۔ جو آٹھ فٹ بلند تھا۔ اس کے ایک طرف سولہ اور دوسری طرف ۲۸ کالم کی تحریر تھی۔ اور اس میں کل ۳۶۵۴ سطریں تھیں۔ یہ ستون بمقام سوسہ دریافت ہؤا۔ آستر کی کتاب ۱/۲ میں اس شہر کا نام سوسن آیا ہے۔...... اس تحریر کو جب علماء نے پڑھا۔ تو معلوم ہؤا۔ کہ یہ حمورابی کی شریعت تھی۔ جو مدت سے گم ہو چکی تھی۔ جس شریعت کے شروع میں شاہ حمورابی کی تصویر ہے۔.....

یہ شریعت اپنی قدامت کے باعث بہت قدر و منزلت کے لائق ہے۔ دنیا میں جو شریعتیں ہمیں معلوم ہوئی ہیں۔ ان میں سے یہ سب سے زیادہ قدیم ہے۔ غالباً یہ موسیٰ کے زمانہ سے ہزار برس پہلے کی ہے۔..... گو یہ شریعت بہت قدیم ہے۔ تو بھی ایک اعلیٰ درجہ کی تہذیب اور شائستگی کی موجودگی پر شاہد ہے"۔ صفحہ ۷۹، ۸۰

حمورابی کی شریعت اور تورات

پادری صاحب لکھتے ہیں:۔ "بائبل کا مطالعہ کرنے والوں کے لئے یہ شریعت خاص دلچسپی رکھتی ہے۔ ابراہیم "کسدیوں کے اُور" سے آیا تھا۔ اگر یہ درست ہو۔ کہ امرافل اور حمورابی سے ایک ہی شخص مراد ہے۔ تو یہ قرین قیاس ہے۔ کہ عبرانی قوم کا جد امجد ابراہیم اس شریعت سے واقف تھا۔ بلکہ ایک حد تک یہ حمورابی کی شریعت کے قوانین کنعان میں مروج ہونگے۔ جہاں اہل بابل کی تاثیر بہت غالب تھی۔ اس لئے یہ ظن غالب ہے۔ کہ حمورابی کی شریعت عبرانی قوم کی اصل روایت کا جزو ہوگی۔ اس سوال پر بہت بحث ہو چکی ہے۔ کہ موسیٰ کی شریعت اور اس بڑے مشرقی بادشاہ حمورابی کی شریعت کے درمیان کیا تعلق تھا۔ اور اس امر پر بھی کہ شاید موسیٰ کی شریعت بعض باتوں میں حمورابی کی شریعت پر منحصر ہو۔ اور اس مضمون پر بہت کتابیں لکھی جا چکی ہیں"۔ صفحہ ۸۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حمورابی کی شریعت کے احکام توراۃ میں

پادری صاحب لکھتے ہیں :۔ "جو تھوڑا وقت اور جگہ ہمیں ملی ہے۔ اس میں اس قدیم شریعت کے متعلق چند دلچسپ باتوں کا ذکر کر سکتے ہیں۔ خاص کر ایسی باتوں کا جن کا سراغ موسیٰ کی شریعت میں بھی پایا جاتا ہے"۔ چنانچہ ذیل میں مثال کے طور پر حمورابی کی شریعت کے چند حوالہ جات دیئے جاتے ہیں۔ جن سے آپ معلوم کر سکیں گے۔ کہ اس قدیم شریعت اور توراۃ کے احکامات میں مطابقت ہے۔

پہلا حوالہ۔ یہ عجیب بات ہے۔ کہ گو بابل جادوگری اور سحر کا گھر سمجھا جاتا تھا۔ تو بھی حمورابی کی شریعت کے شروع میں دو فتوے جادوگری کے خلاف ہیں۔ "اگر کوئی انسان سحر کرے۔ اور کسی کی جان کے خلاف حکم لگائے۔۔۔۔ تو وہ جان سے مارا جاوے"۔ ایسا ہی حکم توراۃ میں ملتا ہے۔ مقابلہ کرو خروج ۲۲/۱۸ احبار ۲۰/۲۷ وغیرہ

دوسرا حوالہ۔ دوسری فصل میں پانی کے ذریعہ امتحان کرنے کا ذکر ہے۔۔۔۔ فصل ۱۳۲ میں بھی امتحان مقرر ہے۔ ایسی عورت کے متعلق جس پر بے وفائی کا شک ہو۔ اب اس کے ساتھ مقابلہ کرو توراۃ کی چوتھی کتاب گنتی ۵ باب۔

تیسرا حوالہ۔ حمورابی کی شریعت فصل ۲۱ میں لکھا ہے۔ "اگر کسی نے کسی کے گھر میں نقب لگائی ہو۔ تو گھر توڑنے سے پیشتر کوئی اسکو مار دے۔ اور دفن کر دے"۔ مقابلہ کرو خروج ۲۲/۱ تا ۴۔

چوتھا حوالہ۔ "اگر کسی شخص نے کسی کا بیٹا چرایا ہو۔ تو وہ جان سے مارا جائے" (فصل ۱۴)۔ خروج ۲۱/۱۶ سے مقابلہ کرو

پانچواں حوالہ۔ فصل ۵۷۔ "اگر کوئی ایالی بھیڑوں کو سبز غلہ پر چھوڑے۔ اور کھیت کے مالک کی رضامندی کے بغیر چراوے۔ تو وہ کھیت کے مالک کو دوگنا ادا کرے"۔ مقابلہ کرو خروج ۲۲/۵

چھٹا حوالہ۔ فصل ۱۱۲ میں امانت کے متعلق اسی قسم کا قانون ہے۔ جو خروج ۲۲ میں پایا جاتا ہے۔

ساتواں حوالہ۔ فصل ۱۲۸ "اگر عورت زنا کرتی پکڑی جائے۔ تو وہ بمعہ اس مرد کے غرق کر دی جائے"۔ مقابلہ کرو احبار ۲۰/۱۰ و استثناء ۲۲/۲۲۔

آٹھواں حوالہ۔ انتقام اور تلافی کی شریعت توراۃ سے بہت مشابہت رکھتی ہے۔ مثلاً لکھا ہے "اگر کسی نے کسی کی آنکھ کا نقصان کیا ہو۔ تو اسکی ایک آنکھ نکالی جائے۔ اگر کسی نے دانت نکالا ہو تو اس شخص کا بھی دانت نکالا جائے"۔ مقابلہ کرو خروج ۲۱/۲۴ تا ۲۷۔

نواں حوالہ۔ "اگر کسی شخص نے جھگڑے میں کسی شخص کو مارا۔ جس سے اسکو زخم آ گیا ہو۔ تو وہ آدمی قسم کھا کر کہے۔ کہ میں نے اسکو دانستہ نہیں مارا تھا۔ اور اس کے لئے طبیب مہیا کرے"۔ مقابلہ کرو خروج ۲۱/۱۸، ۱۹

دسواں حوالہ۔ "اگر کوئی شخص کسی شریف آدمی کی بیٹی کو مارے۔ جس سے اس کا اسقاط ہو جائے۔ تو وہ دس مثقال چاندی کے ادا کرے۔ اگر وہ عورت مر جائے۔ تو اس شخص کی بیٹی جان سے ماری جائے۔ مقابلہ کرو خروج ۲۱/۲۲، ۲۳۔

"مفصلہ ذیل قوانین موسوی شریعت کے بہت مشابہ ہیں۔ (۱) "اگر کسی معمار نے کوئی گھر تعمیر کیا ہو۔ لیکن اس کا کام پختہ نہ ہو۔ اور جو گھر اس نے بنایا تھا۔ وہ گر جائے اور اس کے باعث مالک مکان کی جان جاتی رہے۔ تو وہ معمار جان سے مار دیا جائے"۔ مقابلہ کرو۔ استثناء ۲۲/۸۔

(ب) "اگر مالک نے اپنے بیل کے سینگوں کو کند نہ کیا ہو۔ اور اپنے بیل کو اس نے نہ باندھا ہو۔ اور اس بیل نے کسی کو سینگ سے مارا ہو۔ جس سے وہ آدمی مر جائے۔ تو وہ نصف منا چاندی کا ادا کرے۔ اگر وہ غلام ہو۔ تو منا کا تیسرا حصہ چاندی ادا کرے"۔ خروج ۲۱/۲۸ تا ۳۲ سے مقابلہ کرو۔

(ج) "اگر کسی سے بیل یا بھیڑ کھو جائے۔ جو اس کے پاس امانتاً رکھے گئے تھے۔ تو وہ بیل کے عوض بیل اور بھیڑ کے عوض بھیڑ مالک کو دے۔ اگر بھیڑ شالہ میں خدا کی طرف سے مری یا وبا آئی ہو۔ یا شیر ببر نے ان کو مارا ہو۔ تو گڈریا اپنے تئیں خدا کے سامنے پاک ٹھہراوے۔ اور مالک مویشی اس نقصان کو اٹھائے"۔ مقابلہ کرو خروج ۲۲/۹ تا ۱۳۔

(د) "اگر کوئی شخص اپنے باپ کو مارے۔ تو اس کے ہاتھ کاٹ ڈالے جائیں"۔ مقابلہ کرو خروج ۲۱/۱۵ (دیکھو دیباچہ بائیبل اردو ترجمہ صفحہ ۸۱ تا ۸۴)

قارئین کرام حمورابی کی شریعت اور توراۃ کے احکام میں مطابقت ثابت کی جا چکی ہے صرف یہی مشابہت نہیں۔ بلکہ اور بھی مشابہتیں ہیں۔ جن کی بناء پر محققین یورپ نے اپنی محققانہ کتابوں میں ثابت کیا ہے۔ کہ "توراۃ بعض باتوں میں حمورابی کی شریعت پر منحصر ہے"۔ اب دیباچہ تفسیر بائیبل کے دیگر دلچسپ اقتباسات پیش کئے جاتے ہیں۔ جن میں توراۃ کے چشموں پر روشنی پڑتی ہے۔ پادری صاحب مندرجہ ذیل عنوان قائم کر کے لکھتے ہیں :

بائیبل بیسویں صدی میں

(۱) اس نئی صدی کے شروع میں بائیبل کے متعلق سائینٹیفک صحت کے سوالات اور ہائر کرٹی سزم یعنی بائیبل پر تنقید اعلےٰ کے سوالات پیدا ہوئے۔ لوگوں نے یہ سیکھ لیا۔ کہ توراۃ کی پہلی پیدائش کی کتاب کا پہلا باب سائنس کے ساتھ مطابقت نہیں کھا سکتا۔ پیدائش اور طوفان کے بیانات دوسری قوموں کے قصوں میں بھی موجود تھے۔ جو ہماری بائیبل لکھے جانے سے بہت پیشتر تھے۔ انہوں نے یہ معلوم کیا۔ کہ مقدس نوشتوں کی بعض کتابوں پر یہ نقش ہے۔ کہ وہ اصلی نہیں بلکہ ماقبل گم شدہ تحریرات سے تالیف ہوئیں۔ صفحہ ۳۹۶۔

(ب) عام طور پر لوگ مانتے ہیں۔ کہ پیدائش کی کتاب میں دنیا کی پیدائش کا جو بیان ہے۔ اس میں ایسے عقیدے کے آثار پائے جاتے ہیں۔ جو پیدائش کی کتاب تالیف ہونے سے بہت پہلے اہل بابل اور اہل آسور میں مروج تھے۔ اب تک یہ بحث جاری ہے۔ کہ پیدائش کی کتاب کے پیدائش اور طوفان کے بیان اور ان قدیم قوموں کی روایات کے درمیان کیا تعلق تھا۔ صفحہ ۶۔ بابل کے کتبوں پر جو طوفان نوح کا کتبہ ملا ہے۔ وہ پیدائش کی کتاب کے قصہ کے بہت مشابہ ہے۔ صفحہ ۷۔

بائیبل کے صحیفوں میں مطابقت

قرآن کریم پر اخذ و اقتباس کا الزام محض تعصب کی پیداوار ہے۔ قرآن کریم پر ایسا رکیک اور دور از حقیقت اعتراض اٹھانے سے قبل اے کاش بائیبل پر نظر ڈالی ہوتی۔ تو معلوم ہوتا۔ کہ بائیبل کے صحیفوں میں آپس میں بہت مطابقت ہے۔ چنانچہ پادری جے علی بخش صاحب اپنی تازہ کتاب "مسیح کے بارہ میں پیشگوئیاں" میں ایک جگہ "عبرانی نبوت کے خواص" کا عنوان قائم کر کے لکھتے ہیں۔ "عبرانی نبی پہلی یا ماقبل نبوت یعنی پیشگوئیاں کو لے کر دوبارہ پیش کرتا ہے۔ اور اپنے مابعد نبیوں کے سپرد کرتا ہے۔ صفحہ ۲۲۔ اب مثال کے طور پر چند ایسی پیشگوئیوں کا ذکر کیا جاتا ہے۔ اور ان مشابہتوں کو دکھلایا جاتا ہے۔ جو بائیبل کے صحیفوں میں پائی جاتی ہیں۔ (۱) صفنیاہ نبی کے متعلق پادری صاحب موصوف لکھتے ہیں۔ "اس نبی نے پرانی نبوتوں یعنی پیشگوئیوں کو بہت کچھ دہرایا۔ اور بعض اوقات تو لفظ بلفظ ان کو نقل کیا۔ دیکھو بائیبل میں صفنیاہ نبی کی کتاب ۱، ۲/۲ و ۳/۱۱ تا ۱۸ صفحہ ۸۹۔ (ب) حبقوق نبی کی کتاب کے متعلق لکھتے ہیں۔ "اس کتاب میں بھی ماقبل انبیاء کی پیشگوئیاں پائی جاتی ہیں۔ مثلاً حبقوق ۲/۱۲ تا ۱۴ کا مقابلہ کرو۔ یسعیاہ ۱۱/۹ صفحہ ۹۲۔ (ج) یرمیاہ نبی نے اپنی نبوت کے زمانہ کے آخر میں ایک چھوٹی سی کتاب تسلی کے لئے لکھی۔۔۔۔۔۔ اس کتاب کا مضمون وہی ہے۔ جو ہوسیع کی کتاب کے پہلے تین بابوں میں پایا جاتا ہے"۔ (دیکھو بائیبل میں نوحہ یرمیاہ اور ہوسیع نبی کی کتاب کے پہلے تین باب) صفحہ ۹۸۔ (د) "عبدیاہ نبی کی نبوتوں کو یوایل اور یرمیاہ نبی نے استعمال کیا۔ مثلاً عبدیاہ ۱ تا ۴ باب اور یرمیاہ ۴۹/۱۴ ہمدگر بہت مشابہ ہیں۔ صفحہ ۱۱۳۔ (ی) یسعیاہ ۶۵/۱۷ لغایت ۶۶ باب میں پہلے نبیوں کی نبوتوں سے بھی کچھ لیا گیا ہے۔ تاکہ تصویر کو مکمل کیا جاوے۔ مثلاً عاموس اور یسعیاہ کے مکاشفہ سے اخذ کیا گیا ہے۔ (عاموس ۹/۱۱ تا ۱۵ و یسعیاہ ۱۱/۱ تا ۵) صفحہ ۱۳۸۔ (ذ) سلاطین اور تواریخ کے بعض حصے آپس میں بالکل مشابہ ہیں۔ الفاظ کا فرق بھی نہیں۔ مثلاً سلاطین ۲۲ باب تواریخ ۲ ۳۴ باب علاوہ ازیں دیکھو تواریخ ۲ ۳۲ باب و یسعیاہ ۳۶ باب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مصر میں عید

(فاروق کے خصوصی نامہ نگار مقیم مصر کی چٹھی)

مجھے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حکم کے ماتحت یہاں آئے ہوئے قریباً چار ماہ کا عرصہ ہوا ہے۔ قبل ازیں بندہ اٹلی میں تھا۔ بعدہٗ یونان سے ہوتا ہوا مصر میں پہنچا۔ رمضان المبارک کی پہلی شب تھی۔ اور اہالیانِ مصر نے اس مبارک مہینے کی خوشی میں مساجد و دیگر سب تاریخی مقاموں پر چراغاں کیا ہوا تھا۔ اور خوشی کا سماں تھا۔ چاروں طرف خوش و خرم شاد و فرحاں نظر آتے تھے۔ اس مبارک ماہ کی مبارک شب میں خاکسار قاہرہ سٹیشن پر اترا۔ جہاں کے احباب جماعت میرے استقبال کے لئے موجود تھے۔ بہت محبت و اکرام سے ملے۔ اور میرے ایسے وقت میں آنے کو نہایت ہی نیک فال سمجھا۔ اور احمدیت و اسلام کو مستقبل قریب میں سرعت کے ساتھ پھیلنے کا اعتقاد جمایا۔ بندہ نے تمام رمضان سنّت نبوی کو جاری رکھا۔ یعنی صلوٰۃ التراویح کا آغاز ہوا۔ جو کہ ان لوگوں نے کبھی نہیں پڑھی تھیں۔ اور آٹھ تراویح و ایک جز قرآن کریم کے پڑھنے کا تو نام تک بھی نہیں سنا تھا۔ کیونکہ یہاں لوگ اکثر حنفی المذہب ہیں۔ جو کہ بیس رکعت تراویح پڑھتے ہیں۔ ان میں ایک جز قرآن کریم کا ختم نہیں کرتے۔ بلکہ ادھر ادھر سے ایک دو آیت پڑھ کر رکعت پوری کر دیتے ہیں۔ تراویح کے بعد رواج کے مطابق شب بیداری کرتے ہیں۔ جو کہ گانا سننے چائے پینے سینما وغیرہ دیکھنے میں خرچ کرتے ہیں۔ مساجد میں قرآن و حدیث کے درس کا انتظام ہوتا ہے۔ دن و رات علماء موجود رہتے ہیں۔ مگر لوگ بہت کم توجہ کرتے ہیں۔ ہلال عید کے لئے چار بڑی بڑی رصد گاہیں ہیں۔ جہاں سے چاند دیکھا جاتا ہے۔ اگر نظر آ جائے۔ تو حکومت کی طرف سے انتظام ہے۔ کہ ۲۴ توپیں چلا کر لوگوں کو مطلع کرتے ہیں۔ اسی طرح دو دن تک ہر صبح کو ۲۴ توپیں عید کی خوشی میں چلاتے ہیں۔ روزوں کے رکھنے میں شاید کوئی پیچھے رہ جائے۔ مگر عید کے منانے میں کوئی بھی پیچھے نہیں رہتا۔ بلکہ بڑی کوشش سے عید کی خوشی میں حصہ لیتے ہیں۔ خاکسار نے بھی احمدیوں کی ایک خاصی تعداد کے ساتھ عید الفطر ادا کی۔ الحمد للہ۔ تین سال میں یہ پہلی عید تھی۔ جو خاکسار نے احمدیوں کے ایک جم غفیر میں ادا کی۔ بعدہٗ دوستوں کی چائے اور پیسٹری سے خدمت کی گئی۔

امسال عید الاضحیٰ کی تقریب یہاں پر بیس جنوری بروز ہفتہ منائی گئی۔ اسلامی تہوار مسلم ممالک میں نہایت شان و شوکت سے منائے جاتے ہیں۔ کئی روز پہلے ہی لوگ تیاریاں شروع کر دیتے ہیں۔ اور بڑی بیقراری سے انتظار کرتے ہیں۔ عید الاضحیٰ میں چونکہ زیادہ تر گوشت ہوتا ہے۔ اور مصری لوگ گوشت کچھ زیادہ استعمال کرتے ہیں۔ اسلئے عید سے پہلے ہی ایک دو دن بکرے و مینڈھے و دنبے ذبح کرنے شروع کر دیتے ہیں۔ اور بھون کر گوشت کھاتے ہیں۔ عید کی شب کو تین بجے کے قریب گلیوں میں شور شروع ہو جاتا ہے۔ "جزّار و جزار" یعنی "قصاب و قصاب" جس کو قصاب کی ضرورت ہو۔ تو میں حاضر ہوں اس دفعہ جب "جزّار" کی آواز میرے کان میں پڑی۔ تو میں بہت حیران ہوا۔ کہ یہ کیا چیز ہے۔ جو لوگ رات کے وقت ہی فروخت کر رہے ہیں۔ اور اتنی رات سے ہی شروع کر دیا ہے۔ کیونکہ یہ آواز کبھی نہ سنی تھی۔ رمضان المبارک میں سحری کے لئے لوگ بیدار ہوا کرتے تھے۔ اور کہتے تھے۔ "یا فلاں اٹھ اللہ سے دعا کر" مگر یہ کیا نئی چیز آ گئی۔ عربی میں "گاجر" کو بھی "جزر" کہتے ہیں۔ میں نے سمجھا۔ بھلا ایسے وقت میں کون گاجر کھاتا ہے۔ پھر خیال کیا۔ شاید یہ ان کا کوئی رواج ہوگا۔ صبح معلوم ہوا۔ کہ یہ لوگ عید کی شب کو ہی قربانی دے کر فارغ ہو جاتے ہیں۔ تاکہ عید کے بعد کپڑے وغیرہ خراب نہ ہوں۔ اور محنت نہ کرنی پڑے۔ بلکہ صرف کھانے اور لہو و لعب میں ہی وقت گزرے۔ اس لئے قصاب اپنی کمائی کے لئے شور مچا رہے تھے۔ ورنہ قربانی عید کے بعد کی جاتی ہے۔ یہ عید چار دن منائی جاتی ہے۔ اور ہر صبح کو ۲۱ - ۲۲ - ۲۴ توپیں چار مقاموں پر چلائی جاتی ہیں۔ شاہِ وقت ایک مشہور پرانی مسجد میں عید ادا کرتے ہیں۔ بعدہٗ حاضرین سے مصافحہ بھی کرتے ہیں۔ لوگ بڑے اخلاص سے ملتے ہیں۔ خاص انتظام ہوتا ہے۔ اس دفعہ شاہ فاروق نے عید کے موقع پر انڈین فوج کو دعوت طعام دی تھی۔ سکھوں و دیگر ہندوؤں کو بکرے یا ایک ایک روپیہ دیا گیا تھا۔ مسلمانوں کو بلایا گیا تھا۔

یہاں پر ہندوستان کی طرح کھلے میدان میں عید نہیں ہوتی۔ بلکہ حنفی مذہب کے مطابق ہر ایک مسجد میں علیحدہ علیحدہ عید ہوتی ہے۔ اور امام کئی دفعہ عید پڑھاتا ہے۔

خاکسار نے یہ عید دوستوں کی اور بھی زیادہ تعداد کے ساتھ ادا کی۔ عید الفطر میں ہمارے احمدی دوست جو کہ فوج میں ہندوستان سے آئے ہوئے تھے۔ بوجہ عدم علم کے پہنچ نہ سکے تھے۔ مگر عید الاضحیٰ میں بہت سارے بلکہ تمام ہی آ گئے۔ خاکسار آٹھ بجے نماز کے لئے کھڑا ہوا۔ مصری و ہندی پہلو بہ پہلو کھڑے ہوئے نماز ادا کر رہے تھے۔ ایک دوسرے کی زبان نہیں جانتے۔ لیکن محبت میں اخلاص ایک کو دوسرے سے بہت ہے۔ جو کہ اپنی حرکات سے ظاہر کر رہے تھے۔ مصری بھی بڑے خوش تھے۔ اور فخر کرتے تھے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے یہ دو جنسیں کیسی قدرت سے جمع کر دی ہیں۔ ایک صرف ایک اپنا پیارا مسیح کر دُور دُور کے دلوں کو آپس میں جوڑ دیا ہے۔ بعض مصری بعض ہمارے ہندی دوست اس نظارہ کو دیکھ کر چشم پُرنم ہو گئے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر ایک نئی دلیل پیدا ہو گئی۔ بعدہٗ میں نے عربی و اردو میں خطبہ پڑھا۔ جس میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے واقع کو ذکر کرتے ہوئے قربانی کی وجہ و غرض و اہمیت اور فلاسفی کو بیان کیا۔ جس کا مصریوں کی طبیعت پر بہت گہرا اثر ہوا۔

کاش "جامعۃ الازہر" قادیانی مجاہدین کی اتباع کرے

کچھ عرصہ سے قاہرہ میں ایک ہنگرین پروفیسر تشریف فرما ہیں۔ اچھے علم دوست بڑی سلجھی ہوئی طبیعت کے آدمی ہیں۔ عربی کے اچھے مطلع عالم اور مقتدر لیکچرار ہیں۔ انہوں نے متعدد مرتبہ مختلف مجالس میں مختلف مواضیع پر لیکچر دیئے ہیں۔ جن کا لوگوں کی طبائع پر کافی اثر ہے۔ انہوں نے حال ہی میں مختلف ہفتہ واری رسالوں میں "نريد ان نشيد لنا مسجدا في بودا بست" عنوان کے تحت ہنگری کے حالات لکھتے ہوئے وہاں پر مسجد بنانے کے لئے اعانت کی درخواست مصری پبلک سے کی ہے۔ اور بتایا ہے۔ کہ حکومت ہنگری مسلمانوں سے اچھا سلوک کرتی ہے۔ چنانچہ بطور اعانت مسجد کے لئے مفت زمین نزد مزار گل بابا مرحمت فرمائی ہے۔ اور مسلمانوں کے لئے علم دین کی تجدید کی غرض سے جامعہ الازہر سے مبلغین کی درخواست کی گئی ہے۔ جو کہ ان مردہ روحوں میں دوبارہ زندگی کی روح پھونکیں۔ اور ان کو تازہ دم کریں۔ ساتھ ہی احمدیہ جماعت کے مجاہدین کا نمونہ پیش کرتے ہوئے ان جیسے مجاہدین پیدا کرنے کی حسرت سے درخواست کی گئی ہے۔ مضمون چونکہ لمبا ہے۔ اسلئے تمام کو چھوڑ کر صرف مجاہد کا حال لکھ کر ترجمہ کئے دیتا ہوں۔

وممّا تجدر الاشارة اليه على سبيل المثال[۵۱] ان مبشرًا هنديا من "القاديانية" وفد على "المجر" منذ سنوات فكانت شخصيته واسلوبه فى الدعاية سببا فى اعتناق الكثيرين لمذهبه۔ فقد كان ياتى الى اكثر الشوارع ازدحامًا فيفرش سجادته التى كان يحملها انى سار۔ ثم يشرع فى الصلوٰة۔ فلا تلبث حركة المرور ان تتعطل۔ ولا يلبث الشارع ان يمتلئ احبابه بقوله "انى احمدى وفى عقيدتنا المقدسة انه اذا ما حل موعد احد الفرائض وجب اداء الصلوٰة فى اى مكان"۔ وقد كانت هذه الطريقة سببا فى التفاف الناس حوله كلما صلى يسئلونه عن هذه "العقيدة المقدسة" وهو ليشرحها لهم بلغة سليمة حتى التقطت له عدة صورنشرة الصحف وظهرت على الشاشة البيضاء۔

---

[۵۱] "المصور" عید نمبر ۱۹۴۰ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فحبذا لو عنى الازهر بايفاد بعثة دينية الى المجر. وحبذا لو اختار اعضاءها من رجال من هذا الطراز.

ترجمہ: "ایک بات جو بطور مثال بیان کے لائق ہے۔ (یہ ہے) کہ ایک ہندوستانی مبلغ جس کا کہ تعلق قادیان سے ہے۔ کئی سال ہوئے۔ ہنگری میں آیا۔ اسکی شخصیت اور طریق تبلیغ بہتوں کو اپنے مذہب میں داخل کرنے کا باعث ہوا۔ (مثلاً) وہ سب سے مزدحم بازاروں میں جاتا۔ اور اپنا وہ مصلی جس کو وہ ہر جگہ اپنے ساتھ اٹھائے پھرتا تھا۔ بچھا کر نماز شروع کر دیتا۔ حتی کہ آمد و رفت رک جاتی۔ اور بازار موٹروں۔ ٹراموں اور گزرنے والوں سے بھر جاتا۔ اور جب سپاہی (جو گزارنے وغیرہ پر متعین ہوتا ہے) اس سے اس فعل کے متعلق دریافت کرتا۔ تو وہ اسکو ان الفاظ میں جواب دیتا۔ "میں احمدی ہوں۔ اور ہمارا مقدس عقیدہ ہے۔ کہ ہمارے فرض امور کا جب وقت آجائے۔ تو جہاں کہیں بھی ہو۔ نماز ادا کرنی واجب ہے۔"

اور یہی وہ دلربا طریق تھا۔ جو لوگوں کو اس کے گرد جمع کرنے کا موجب بنا۔ دلیس جب کبھی بھی وہ نماز پڑھتا۔ تو لوگ اس سے اس مقدس عقیدہ کے متعلق دریافت کرتے۔ وہ اپنی سلیس زبان میں بتایا کرتا (اس کا چرچا) یہاں تک ہوا کہ۔ اسکی بہت ساری تصاویر لی گئیں۔ اور نامہ نگاروں نے اخباروں میں اور سینما والوں نے سفید پردوں پر شائع کیں۔

کاش جامعہ الازہر والے ہنگری میں وفد بھیجنے کی طرف متوجہ ہوں۔ اور کیا ہی اچھا ہو۔ جو اس کے افراد ان لوگوں میں سے چنیں جو کہ (مذکورہ بالا) طرز پر ہوں۔"

میرے خیال میں اخبار میں احباب سے مخفی نہ ہوگا۔ کہ جیسا کہ مذکورہ بالا بیان سے بھی مترشح ہے۔ کہ ہنگری میں احمدیہ جماعت کا کافی رسوخ ہے۔ بلکہ اچھی خاصی جماعت ہے۔ لیکن افسوس ہے۔ اب چند ماہ سے وہاں پر کوئی نہیں۔ اور ناظم صاحب اور انچارج صاحب تحریک جدید کو فوری توجہ کرنی چاہیئے۔ اگر ان کا خیال ہو۔ کہ چندہ تحریک جدید کے متعلق اپنی خوشی و مرضی سے عہد کرنے والے جب اپنے عہد کا ایفا کریں گے۔ اور رقوم بھیج دیں گے۔ یا نئے سال کے لئے کافی وعدے آجائیں گے۔ تو توجہ کی جائے گی۔ اور مبلغ بھیجا جائے گا۔ تو انہیں یاد رہے۔ کہ احمدیہ جماعت ایک منظم جماعت ہے۔ شریعت اسلامیہ کو قائم کرنے والی بلکہ سنن اسلام کو زندہ کرنے والی جماعت ہے۔ اور "المومن اذا وعد وفا" ہر وقت ان کے مدنظر ہے۔ سب سے بڑی اور اہم بات یہ کہ وہ ایک ہاتھ پر بکی ہوئی ہے۔ جب اخبار میں مذکورہ بالا بیان پڑھینگے اور مجاہدین کی سعی و جہاد پر غور کریں گے۔ یا امراء جماعات اپنی اپنی جماعت کو سنائیں گے۔ یا خاوند اپنے گھروں میں اس کا ذکر کریں گے۔ یا ذی حیثیت عورتیں اپنی اپنی لجنات میں بیان کریں گی۔ تو فوراً انشاء اللہ سب بھولے بھلائے ہوئے عہد تازہ ہو جائیں گے۔ ایک نئے جوش کے ساتھ عہد کے پورا کرنے پر مستعد ہو جائیں گے۔ اسلئے اس کا فکر نہ کریں۔ والسلام۔ (الحاج محمد الدین مصری)

سلہ یہ کلمات آپکے لئے نہیں ہیں۔ بلکہ آئے دن اخبار میں وعدہ ایفا کرنے کے لئے تلقین ہوتی ہے۔ اسکی طرف میں نے بھی اپنی طرز پر توجہ دلائی ہے۔ ورنہ کوئی خاص بات نہیں۔

مولانا محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ کی وفات پر مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کی طرف سے تعزیت

مورخہ ۱۰ ماہ امان بروز اتوار بعد از نماز مغرب۔ مسجد احمدیہ لاہور میں مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کا اجلاس عامہ منعقد ہوا۔ جس میں حضرت مولوی محمد اسماعیل صاحب فاضل کی وفات پر ذیل کی قرارداد پاس کی گئی۔ (محمود احمد سیکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ لاہور۔)

قرارداد

خدام الاحمدیہ لاہور کا یہ اجلاس حضرت مولانا مولوی محمد اسماعیل صاحب فاضل جو سلسلہ عالیہ احمدیہ کے جید اور قابل محقق ہونے کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ میں سے تھے۔ کی وفات حسرت آیات پر اظہار افسوس کرتا ہے۔ اور اس نقصان پر جو سلسلہ عالیہ احمدیہ کو ایسے قیمتی وجود کے چلے جانے پر ہوا۔ اپنی دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہے۔ اور اپنے آقا سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی خدمت عالیہ میں اپنے جذبات کا اظہار کرتا ہے۔

(۲) ہم دعا کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ حضرت مولوی صاحب موصوف کو اپنے پیارے آقا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قرب میں جگہ دے۔ اور ان کے درجات کو بلند فرماوے۔ (۳) ہم حضرت مولوی صاحب موصوف کے خاندان سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کے خاندان کے تمام افراد کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرماوے۔ اور ان کو سلسلہ کی بیش از بیش خدمات کی توفیق دے۔ فقط۔

چین کا ہفتہ

(دفاروق کے خصوصی نامہ نگار چین کی چٹھی)

(۱) تازہ ترین اطلاع ہے۔ کہ مسٹر ہوشی (Hu Shih) چینی سفیر مقیم واشنگٹن نے دنیا کی امن پسند حکومتوں سے اپیل کی ہے۔ کہ جاپان کا تجارتی بائیکاٹ کیا جائے۔ اور کسی قسم کا جنگی اسلحہ اسے مہیا نہ کیا جائے۔ اگر تجارتی بائیکاٹ اور اسلحہ سپلائی کرنے سے دنیا کی امن پسند حکومتیں اور خصوصاً جمہوریتیں مجتنب رہیں۔ تو جاپان اقتصادی مشکلات کا شکار ہو کر چینی گورنمنٹ کی مرضی کے مطابق صلح کرنے پر رضامند ہو جائیگا۔

(۲) اس ہفتہ میں جاپانی گورنمنٹ نے ایک بار اور صلح کی تجاویز چینی گورنمنٹ کی توجہ کے لئے شائع کی ہیں۔ جو ذیل میں درج کی جاتی ہیں۔

(۱) چین میں جتنی ریلوے ہے۔ اسکو خالص قومی بنا دیا جاوے۔ یعنی غیر ممالک کا اس میں کوئی حصہ نہ ہو۔ اگر کسی غیر ملکی حصے کی ضرورت ہو۔ تو جاپانیوں کا حصہ ہونا چاہیئے۔ (سوائے غیر ملکی مدد کے چین کی گورنمنٹ بوجہ اقتصادی کمزوری کے خود ریلوے کا انتظام کر ہی نہیں سکتی۔

(۲) چینی گورنمنٹ منچوکو کو جاپانی گورنمنٹ کے زیر انتظام "آزاد ملک" تسلیم کرے۔

(۳) جاپان۔ چین اور منچوکو کے درمیان Anti Comintern معاہدہ ہو۔

(۴) چین کی قدرتی کانوں اور معدنیات کو چین اور جاپان مشترک طور پر کھودے۔ اور اقتصادی ترقیات میں برابر کے حصہ دار ہوں۔

(۵) اندرون منگولیا اور شمالی چین میں جاپانی افواج مقیم رہ کر آزادانہ طور پر حکومت کریں۔

(۶) اگر مندرجہ شرائط کو چین کی گورنمنٹ تسلیم کرلے۔ تو جاپانی گورنمنٹ وسطی اور جنوبی چین سے صلح نامہ پر دستخط ہونے کے دو سال کے اندر اندر اپنی افواج واپس بلا لے گی۔

معلوم ہوا۔ کہ مسٹر وانگ چنگ وائی چینی لیڈر جو جاپانیوں کے ساتھ ملا ہوا ہے۔ ان شرائط میں سے بعض کے ساتھ متفق نہیں۔ اور ممکن ہے۔ کہ وانگ اور جاپانی گورنمنٹ میں اختلاف کی خلیج اور بھی گہری ہو جائے۔

مذکورہ مطالبات کا مطلب یہ ہے۔ کہ چین کے شمالی پانچ صوبے جو نہایت زرخیز ہیں۔ اور جن میں معدنیات ہیں۔ جاپانی افواج کے اقتدار تلے رہیں۔ اور چند سال کے بعد وہاں کل اقتدار حاصل کر کے بقیہ چین کا خاتمہ کر دیا جاوے۔ جاپانی پانچ صوبوں کا مطالبہ آج نہیں۔ بلکہ آج سے ۹ سال پیشتر مختلف رنگوں میں جاپانی کر رہے ہیں۔

موجودہ جنگ کی تاریخ اور متفرق حالات چین و جاپان

جاپان کی خارجی پالیسی متعلقہ چین دو اصولوں پر مبنی ہے۔ (۱) اقتصادی مشکلات کا حل (۲) جاپان کی بڑھتی ہوئی آبادی۔

جاپان دنیا کی تمام اقوام میں (Textile) کی ایکسپورٹ میں اول نمبر ہے۔ اسی طرح سلک سازی۔ اور اسکی تجارت۔ روئی کے کپڑے بنانے۔ جہاز سازی۔ بجلی کے کارخانوں اور اسی قسم کے اور کاموں میں اول دوئم۔ سوئم اور چہارم درجے پر ہے۔ جاپان کی آبادی کے لئے ملک کے اندر کھانے پینے کے لئے کافی پیداوار ہوتی ہے۔ ۹۰ فی صدی کوئلہ بھی جاپانی اپنے ملک یا مقبوضات سے ہی کام چلانے کے لئے نکالتے ہیں۔ لیکن بقیہ اشیاء خام کی پیداوار کے لئے جاپان بہت کمزور ہے۔ قریباً سو فی صدی کپاس غیر ملکوں سے خریدنا پڑتی ہے۔ اسی طرح نکل اور مرکری سو فیصدی غیر ملکوں سے آتی ہے۔ ۹۰ فی صدی پٹرول ۶۵ فی صدی لوہا اور دیگر اسی قسم کی معدنیات جاپان کو بھاری محصول اور قیمت خرچ کر کے باہر سے خریدنے پڑتے ہیں۔ اب تک یہ سامان وہ باہر سے خریدتے رہے ہیں۔ اور آئندہ بھی اگر ان کی مالی حالت اجازت دے تو خرید سکتے ہیں۔ لیکن سوال مالی کمزوری کا ہے۔ ان کی مالی حالت اس قابل نہیں۔ کہ وہ یہ سامان باہر سے اتنی مقدار میں خرید کر اپنی تجارت کو اس پیمانہ تک وسعت دے سکیں۔ جس پیمانہ تک کہ وہ وسعت دینے کی قابلیت رکھتے ہیں۔ پھر ان کو یہ بھی خطرہ ہو سکتا تھا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ جنگ یورپ جس کی تیاریاں گذشتہ پندرہ سال سے ہو رہی تھیں۔ کے دوران میں غیر جانبدار ممالک امریکہ وغیرہ اشیاء خام مہنگی قیمت پر جنگ میں حصہ لینے والی اقوام کو سپلائی کریں گے۔ اور ہماری تجارت کو سخت نقصان پہنچ جائے گا۔ کچھ اسی قسم کی "مجبوریوں" کے پیش نظر جنگ یورپ شروع ہونے سے پیشتر ہی جاپان نے چین پر حملہ کر کے خام اشیاء کے حصول کی کوشش شروع کر رکھی ہے۔

جاپان کی بڑھتی ہوئی آبادی والی وجہ زیادہ معقول معلوم نہیں ہوتی۔

خالص جاپان میں ۲۷۵۰ آدمی فی مربع میل میں آباد ہیں۔ اور ہر منٹ میں چار بچے پیدا ہوتے ہیں۔ اگر موت اور پیدائش کی یہی نسبت رہے۔ جو آج کل ہے۔ تو آج سے بیس سال کے بعد خالص جاپان کی آبادی (مقبوضات شامل نہیں) ۹ کروڑ ہو جائیگی۔ جاپان میں برتھ کنٹرول کی اجازت ہے۔ لیکن اس پر عمل نہیں کیا جاتا۔ ان وجوہات کے ہوتے بھی جاپانی اپنے ملک کو چھوڑنا پسند نہیں کرتے۔ چنانچہ فارموسا۔ کوریا۔ اور منچوریا (جو بالترتیب ۱۸۹۵ء، ۱۹۰۵ء، ۱۹۳۱ء سے ان کے قبضے میں ہیں) میں زیادہ جاپانی جا کر آباد نہیں ہوئے۔ بہرحال جاپانی گورنمنٹ نے بڑھتی ہوئی آبادی کا بھی کئی بار ذکر کیا ہے۔

ان وجوہات کے علاوہ جنگ کی اور وجوہات بھی ہو سکتی ہیں۔ مثلاً روسی اثرات جو کمونسٹ پارٹی کے پروپیگنڈے سے دن بدن چین میں بڑھ رہے تھے۔ اگرچہ وقتی طور پر تو بوجہ کمونسٹوں اور نیشنلسٹوں میں خانہ جنگی کے جاپان کے لئے مفید ہو سکتے تھے۔ لیکن کمونسٹوں کی فتح کی صورت میں روس کا چین میں کسی رنگ میں بھی اقتدار جاپانی فوائد۔ کوریا اور منچوریا کے لئے خطرہ کا باعث ہو سکتا تھا۔

چین پر جاپان نے مئی ۱۹۳۷ء میں حملہ کیا۔ لیکن یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ اگرچہ چین میں ۱۹۱۲ء سے ریپبلک قائم ہو چکی تھی۔ لیکن ابھی ابتدائی منازل میں ہونے کی وجہ سے۔ خانہ جنگیوں کی وجہ سے اور اسی قسم کی کئی دیگر وجوہات کے پیش نظر تمام دنیا کے "مہذب" ممالک اسکو مختلف رنگوں میں لوٹ رہے تھے۔ فرانس نے انڈو چائنا کمبوڈیا۔ اور جرمنی نے چین پر قبضہ کیا ہوا ہے۔ ۱۸۶۰ء میں روس نے دریائے عامر اور سائبیریا چین سے غصب کیا۔ انگریزوں نے علاوہ ہانگ کانگ اور کالون کے بڑے بڑے شہروں میں کنیشن اور سیٹلمنز حاصل کئے۔ فارموسا اور منچوریا جاپانیوں نے لے لیا۔ کیاؤ چاؤ پر جرمنی تسلط جما بیٹھا۔ اور جنگ عظیم کے بعد یہ علاقہ جاپانیوں کو مال غنیمت کی طرح مل گیا۔ امریکہ فرانس اور انگلینڈ نے مل کر Treaty ports کے ذریعہ بغیر محصول تجارت کرنے کی "اجازت" حاصل کر لی۔ چین کو قرض دے کر کسٹم اور ریونیو کا نصف حصہ بھی لے لیا۔

جاپانی قوم نقل کرنے کے فن میں ماہر ہے۔ اسلئے اس نے وہی کچھ جو غیر ممالک "مہذب" طریق پر کر رہے تھے۔ جنگ کی صورت میں کرنا شروع کر دیا۔

جاپان کی کل تجارت جو غیر ممالک میں ہے۔ اس میں سے قریباً ۸۰ فی صدی مال کی کھپت صرف چین میں ہوتی ہے۔ شنگھائی میں جنگ سے پیشتر بہت بڑے بڑے کارخانے تھے۔ جو کل کارخانوں کا ½ حصہ تھے۔ (اب تو قریباً ساری تجارت ہی ان کے ہاتھوں میں ہے) امن کے وقت جاپانی ساختہ اشیاء چین میں کل امپورٹ کا ½ حصہ آتی تھیں۔ چین سے اشیاء خام کا ½ حصہ جاپان میں جاتا تھا۔ جاپان کو اس تجارت سے بہت فائدہ تھا۔ لیکن ۱۹۳۱ء میں جب جاپان نے منچوریا پر قبضہ کیا۔ تو تمام چین میں ان کے خلاف نفرت پیدا ہو گئی۔ اور جاپانی تجارت کو بہت نقصان پہنچا۔

سب سے پہلی جنگ چین اور جاپان کے درمیان ۹۵-۱۸۹۴ء میں ہوئی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ فارموسا گورنمنٹ چین کے ہاتھوں سے نکل کر جاپانی گورنمنٹ کے ماتحت چلا گیا۔ نیز کوریا سے متعلقہ اپنے مطالبات کو چینی گورنمنٹ نے ترک کر دیا۔

دوسری جنگ روس اور جاپان کے درمیان ۱۹۰۵-۱۹۰۴ء میں ہوئی۔ جس کے نتیجہ میں کوریا پر جاپانی قابض ہو گئے۔ اور دنیا کی نظر میں ایک "مشرقی طاقت" نظر آنے لگی۔ ۱۸-۱۹۱۴ء جب دنیا جنگ عظیم میں مشغول تھی۔ جاپان نے حالات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے چینی گورنمنٹ سے مندرجہ ذیل قسم کے بیس مطالبات کئے۔ (۱) شانتنگ کا صوبہ (جو منچوریا کے قریب ہی ہے) جاپان کے سپرد کر دیا جاوے۔ (۲) منچوریا کے علاقہ میں خاص مراعات دی جاویں۔ (۳) صوبہ فوکن میں خاص مراعات (۴) چین کی کانوں کی کھدائی کی اجازت (۵) ریلوے بنانے کے ٹھیکے لینے کا مطالبہ (۶) چین کی پولیس چینی اور جاپانی مخلوط ہو (۷) تمام اسلحہ جاپان سے خریدا جائے (۸) جاپان کی ساختہ اشیاء چینی خریدیں (۹) چین میں سیاسی۔ اقتصادی اور فوجی مشیر جاپانی ہوں وغیرہ وغیرہ۔ جنگ کے ختم ہوتے ہی سب سے پہلے گورنمنٹ امریکہ نے ان مطالبات کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی۔ اس کے بعد باقی یورپین ممالک بھی امریکہ کے ساتھ شامل ہو گئے۔ اور واشنگٹن کانفرنس میں یہ فیصلہ ہوا۔ کہ چین کی تجارت میں تمام معاہدہ میں شامل ہونے والے ممالک کا یکساں حصہ ہونا چاہیئے۔ ۱۹۲۲ء میں اس کانفرنس کے مجبور کرنے پر جاپان نے اپنے مطالبات واپس لے لئے۔

اسی وقت سے جاپان اس موقع کی تلاش میں تھا۔ کہ چین میں اپنے فوائد کو قائم کر کے ترقی دے سکے۔ چنانچہ ۱۹۳۱ء میں ایک معمولی واقعہ کو وجہ بنا کر منچوریا پر قبضہ کر لیا۔ منچوریا پر قبضہ کرنے سے جاپان کو کیا فوائد حاصل ہوئے؟ یہ ایک مستقل مضمون ہے۔ جسے مفصل آئندہ قسط میں پیش کیا جائے گا۔ انشاء اللہ۔

(باقی)

جاپانی بدھ ازم کی تاریخ پر ایک مختصر نوٹ

(فاروق کے نامہ نگار خصوصی مقیم جاپان کی چٹھی)

جاپانی بدھ ازم مہایانہ گروہ سے تعلق رکھتا ہے۔ یہاں آئے ہوئے اسکو قریباً ۱۳۸۷ برس ہو چکے ہیں۔ اس عرصہ میں جو اس پر گذرا۔ اور جس قسم کے حادثات کا اسکو سامنا کرنا پڑا۔ مختصر طور پر اس نوٹ کے ذریعہ معلوم ہو سکے گا۔

جاپانی حکومت کے دارالسلطنت بالترتیب نارا۔ کیوٹو اور کماکورا رہ چکے ہیں۔ اور اب ٹوکیو ہے۔ ان مختلف زمانوں میں بدھ ازم پر بھی مختلف قسم کے حالات وارد ہوئے۔ جن کا تفصیلی ذکر تو مشکل ہے۔ ہاں اجمالی طور پر کسی قدر عرض کرتا ہوں۔

کودارا (کوریا کا ایک حصہ) کے بادشاہ نے ۵۵۲ء میں جاپان کے ایمپرر کنمئی کو ایک نذر پیش کی۔ جو کہ بدھ کے مجسمے اور ستروں (مذہبی کتاب) پر مشتمل تھی۔ اس سے پیشتر بعض بدھ ازم کے مشنری جاپان میں آ چکے تھے۔ اور وہ چپکے چپکے تبلیغ کے کام میں مصروف تھے مگر اس نذر نے آگر ایک نئی لہر پیدا کر دی۔ اور شنتو اور بدھ ازم کے درمیان ایک قسم کی کشمکش شروع ہو گئی۔ آخر کار بدھ ازم کو جاپان میں مذہب قرار دے دیا گیا۔

اس کے قریباً پچاس سال بعد شہزادہ شوتوکو بدھ ہوا۔ اس نے بدھ ازم کا گہرے طور پر مطالعہ کیا۔ ستروں پر تفاسیر بھی لکھیں۔ اور پرچار کے لئے بہت کچھ کیا۔ اور جب وہ ایمپرس "ریگنینٹ سوئیکو" کے سرپرست مقرر ہوئے۔ پھر تو پہلے سے بھی زیادہ بدھ ازم کے لئے آسانیاں بہم پہنچائیں۔ اور بہت سے مندروں کی بنا رکھی۔ یہ کہنا بجا ہوگا۔ کہ بدھ ازم نے آپ ہی کی بدولت جاپان میں جڑیں پکڑیں۔

نارا کا زمانہ اور ماقبل (۵۹۳ - ۷۸۲ء) اس زمانہ میں بدھ ازم کو حکومت کی سرپرستی حاصل تھی۔ مشنریوں اور ننوں کے لئے خوراک، و رہائش وغیرہ کا باقاعدہ انتظام تھا۔ مندروں اور قیام گاہوں کے لئے بڑے بڑے خرچ برداشت کئے جاتے تھے۔ نارا کا بڑا مندر اسکی ایک مثال ہے۔ بدھ کے مجسمے پر دس لاکھ پونڈ سے زیادہ کا نسی کا خرچ ہے۔ مجسمہ کی اونچائی ۵۳ فٹ ہے۔ پچھلے مندل کی اونچائی ½۱۱ فٹ اور چوڑائی ۹۸ فٹ ہے۔ کمرے کی لمبائی جس میں مرکوز ہے۔ ½۲۸ فٹ اور چوڑائی ۱۶۶ فٹ ہے۔ بارھویں صدی میں آگ لگ جانے کے باعث دوبارہ مرمت کیا گیا۔ اور اب اصل مقدار کا ⅔ ہے۔

اس زمانہ میں بدھ ازم بھی اپنے آپ کو حکومت کا جزو سمجھتا تھا۔ رفاہِ عام کے کاموں میں حکومت کا ہاتھ بٹاتا تھا۔ نیز اگر نرسیں اور بوڑھوں اور یتیموں کی دیکھ بھال کا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کام کرتی تھیں۔ تو مشنری۔ ڈاکٹر۔ استاد اور انجینئر ہوتے تھے۔

نارا کا بدھ ازم فرقوں میں بٹا معلوم نہیں ہوتا۔ پھر بھی چھ فرقوں کے نام پڑھنے میں آتے ہیں۔ "کوشیا" (Kasya) جیو جتسو (Jiyu Jitsu) "ریچو" (Ritu) "ھوسو" (Hosso) "سانرن" (Sanron) اور کیگن (Kegon)۔

کیوٹو کا زمانہ (۷۸۴ - ۱۱۹۲) ایمپرر "کوانمو" (Kawanmu) نے آٹھویں صدی کے اخیر میں نارا کی بجائے کیوٹو کو دارالسلطنت بنایا۔ اور نارا کے بدھ ازم سے پہلا سا حسن سلوک نہ کیا۔ وجہ یہ ہوئی۔ کہ بدھ ازم کے اخراجات اس قدر بڑھ گئے تھے۔ کہ حکومت کے لئے ناقابل برداشت ہو گئے۔ اور یہ بات بھی صحیح ہے۔ کہ مشنریوں میں خود غرضی جگہ پکڑ چکی تھی۔ اور وہ رفاہِ عام کے کاموں میں پہلا سا اخلاص اور صدق نہ دکھلاتے تھے۔

اسی زمانہ میں دو نئی شاخوں نے سر نکالا (Tendai) "تیندائی" اور (Singon) "سینگن" جن کے لیڈر ترتیب وار (Dengyo Daisi) "دنیگیو دائشی" اور (Kobo Daisi) "کوبو دائشی" تھے۔

"تیندائی" کا مرکز کیوٹو کے شمال ھیئی (Hiei) پہاڑ پر تھا۔ اس کے لیڈر کی بڑی خواہش یہ تھی۔ کہ کسی طرح بدھ ازم کے تمام فرقوں کو ملا کر ایک ہی فرقہ بنا لیا جائے۔ "سینگن" کا مرکز (Koya San) کویا پہاڑ پر تھا۔ اس کا لیڈر "کوبو دائشی" بڑا عالم۔ سیاح اور مشہور آرٹسٹ تھا۔ اس کے شاگردوں کا خیال ہے۔ کہ وہ اب بھی سمادھی کی شکل میں زندہ ہے۔ اس پہاڑ پر لوگ ہر سال زیارت کے لئے جاتے ہیں۔ اور آبادی دن بدن بڑھ رہی ہے۔ "تیندائی" اپنی اصلی صورت میں ایک عمیق فلاسفی پر مشتمل تھا۔ اس لئے عوام کی کشش کا باعث نہ تھا۔ اس نے ہر دلعزیزی پیدا کرنے کے لئے "سینگن" کی بعض رسوم کو لے کر رواج دینا شروع کیا مثلاً

(۱) (Sho-Kusai ho) "شوکوسائی ہو" بُری ارواح کو روکنے کے لئے۔

(۲) (Joya Ku) "جویاکو" خوشی اور آسودگی بڑھانے کے لئے۔

(۳) (Kosoku) "کوسو" نیک طاقتوں کو بلانے کے لئے۔

(۴) (Gohu Ku) "گوفوکو" دشمن کو شکست دینے کے لئے۔

(۵) (Kyo ao) "کیوآئی" بدھ اور بدستوا کی حفاظت کے لئے۔

(۶) (Emmai) "ایمئی" عمر بڑھانے کیلئے

ان کے علاوہ اور بھی بہت سی رسوم تھیں۔ جن کے ادا کرنے میں ہفتہ عشرہ خرچ ہو جاتا تھا۔ اور ایک امارت کا رنگ بھی پایا جاتا تھا۔ جو آج کل بھی کسی قدر دیکھنے میں آتا ہے۔

کما کورا کا زمانہ (۱۱۹۲-۱۳۳۳) اس زمانہ میں کیوٹو کے بدھ ازم کو اعلےٰ طبقہ تک ہی محدود سمجھا گیا۔ اور ایک نئی تحریک پیدا ہوئی جس کا نام (Jyo do syu) "جیودوشو" ہے۔ اس کا بانی (Kuya Shonin) "کویا شیونین" تھا۔ یہ بھکشوانہ زندگی بسر کرتا اور جگہ بجگہ پھرتا رہتا تھا۔ اس نے بدھ کا نام جپنے کی تلقین کی۔ اور کہا۔ کہ اگر تم (Namu Amida Batsu) "نمو امیدا بوتسو" کا ورد کرو گے۔ تو تمہاری آئندہ پیدائش دکھوں اور مشکلات سے مبرا ہو گی۔

اس تحریک کا ایک اور بڑا لیڈر ہوا ہے۔ اس کا نام (Honen Syonin) "ہونین سیونین" تھا۔ وہ کہتا تھا۔ کہ اگر تم بدھ کے نام کو اخلاص سے ورد کرو گے۔ تو توی امید ہے۔ کہ (Amida) "امیدا" تم کو اپنے قُرب میں جگہ دیگا۔ اس کے علاوہ کسی اور رسم یا فلاسفی کے جاننے کی ضرورت نہیں۔ یہ فرقہ خاص جاپان کی پیداوار ہے۔

(Sin) "سن" اس فرقہ کا بانی (Sinran Syonin) "سنران شیونین" ہُوا ہے۔ اس کا خیال تھا۔ کہ ہم سب گنہگار ہیں ہم کو اپنی جہالت اور گناہوں سے بچنے کے لئے دوسری طاقتوں میں پناہ لینی چاہیئے۔ بدھ کے نام کے ورد کا حامی تھا۔ اس فرقہ کے لاکھوں متبعین ہیں۔

(Jisyu) "جشو" اس فرقہ کا بانی (Ippen Syonin) "اپن شیونین" تھا۔ اس نے تمام جاپان میں چکر لگایا۔ بدھ کا نام جپتا تھا۔ اور لوگوں کو ایسا کرنے کی تلقین کرتا تھا۔ اپنی موت سے پہلے اس نے سوائے چند خطوط اور نظم کے باقی تمام تحریرات کو آگ کے سپرد کر دیا تھا۔

بدھ ازم میں اس سادگی کو بدھ کی زوال کی پیشگوئی کی طرف منسوب کیا جاتا تھا۔ کہ جب لوگ بدھ کی تعلیمات پر کاربند نہ رہیں گے۔ علماء جھگڑوں اور فسادوں میں حصہ لیں گے وغیرہ وغیرہ۔

(Nitirin Syu) "نیچرین شو" اس فرقہ کا بانی نیچرین شیونین" تھا۔ اسکی تعلیمات (Lotus Gospel) "لوٹس گوسپل" کے نام سے مشہور ہیں۔ کہتا تھا۔ کہ بدھ اب بھی زندہ موجود ہے۔ "نمیو حورن گیکیو" (Namumyo horen gekyo) جب کہ اس کے وجود کا احساس کیا جا سکتا ہے۔ اور اس کے کلام سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ اس کا بڑا مقصد جذبہ حب الوطنی کو ترقی دینا تھا۔

(Zen) "زین" یہ فرقہ بیس سے زیادہ شاخوں پر مشتمل ہے۔ اسکی تعلیم کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ انسانی روح دنیا میں بہت سے مادی لوازمات کی محتاج ہے۔ مگر جب یہ لوازمات حد سے زیادہ بڑھ جائیں۔ تو روح کی خوشی ان کے دور کرنے میں ہوتی ہے۔ میدان تفکر میں داخل ہونے کے لئے حتی الوسع ان کا دور کرنا ضروری ہے۔

خلاصہ یہ کہ اگر "تیندائی" اور "سینگن" اعلیٰ طبقہ کے لئے اور نام جپنے کا فرقہ عوام کے لئے ہوں۔ تو "زین" کا فرقہ ملٹری کے لئے ہو گا۔

بدھ ازم اس زمانہ میں بڑے آرام و چین کی زندگی بسر کر رہا تھا۔ کہ انیسویں صدی کا اخیر آ پہنچا۔ "شوگونیٹ گورنمنٹ" کا خاتمہ ہو گیا۔ شنتو جو اب تک دبا پڑا تھا۔ پھر سے برسرِ اقتدار آ گیا۔ حکومت نے بدھ ازم کی جائیدادیں ضبط کر لیں۔ مذہبی اداروں کا انتظام بند کر دیا۔ اور آئندہ مراعات کا سلسلہ منقطع ہو گیا۔ بدھ ازم اگر ان مصائب کے باوجود بھی غفلت کی نیند سویا رہتا۔ تو شاید اپنا انجام اپنی آنکھوں سے دیکھ لیتا۔ مگر نہیں۔ وہ چوکس ہُوا۔ وقت کی نزاکت کو سمجھا۔ اور اس آخری نصف صدی سے سنبھلنے کی کوشش کر رہا۔ اور شان گذشتہ کو واپس لا رہا ہے۔ (اے۔ جی۔ نصیر)

سر محمد ظفر اللہ خاں

ایک اعلان مظہر ہے۔ کہ حضور ملک معظم شہنشاہِ ہند نے آنریبل سر محمد ظفر اللہ خاں کی میعاد عہدہ میں جو اپریل ۱۹۴۰ء میں ختم ہو رہی ہے۔ مزید ایک "ٹرم" کی توسیع منظور فرمائی ہے۔ اس اعلان کا مطلب یہ ہے۔ کہ اگر مرکزی حکومت کی یہی ترکیب رہی۔ تو آنریبل چودھری صاحب اس عہدہ پر مزید پانچ سال تک فائز رہیں گے۔ ہم اہل پنجاب کو اس بات پر خاص خوشی بلکہ فخر ہے۔ کہ پنجاب کے ایک مایۂ ناز فرزند نے اپنی اعلےٰ قابلیت اور عمدہ صفات کا سکہ ہندوستان کے اعلیٰ ترین سرکاری حلقوں پر بٹھایا۔ ہز ایکسیلنسی حضور وائسرائے کی اگزیکٹو کونسل کے لئے ہمیشہ ملک کے قابل ترین افراد کو منتخب کیا جاتا ہے۔ چنانچہ سر تیج بہادر سپرو۔ سر این این سرکار۔ سر میاں محمد شفیع۔ سر میاں فضل حسین۔ جو وقتاً فوقتاً اس کونسل کے ممبر رہے ہیں۔ اپنی قابلیت اور لیاقت کے لحاظ سے ہندوستان کے یگانہ افراد میں سے تھے۔ لیکن ہماری یاد میں کوئی ایسا اگزیکٹو کونسلر نہیں ہُوا۔ جسے یکے بعد دیگرے وائسرائے کی کونسل کے کئی شعبوں کے فرائض کی بجا آوری کا موقع ملا ہو۔ جس طرح چودھری سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب کو ملا۔ جو پہلے ریلوے ممبر پھر کامرس ممبر اور آج کل لاء ممبر کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ اور اسی طرح ایسا اگزیکٹو کونسلر بھی کوئی نہیں ہُوا۔ جسے اپنے عہدہ کی میعاد میں پوری ایک ٹرم کی توسیع دی گئی ہو۔ یہ ہر دو اعزاز چودھری صاحب کے لئے مخصوص ہوئے ہیں۔ اللّٰھم زد فزد۔

ہم چودھری صاحب کی اعلےٰ خدمات کے اس اعتراف پر آپ کی خدمت میں دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

دیارِ حبیب میں مجلس شاورت پر تشریف لانے والے اصحاب کی خدمت میں طبیہ عجائب گھر قادیان کی طرف سے خوش آمدید پیش کرتا ہوں۔ اللہ تعالےٰ ان کے کاموں کو ان کے لئے اور جماعت کے لئے بابرکت بنائے۔ آمین۔
قادیان تشریف لا کر دوسرے کاموں سے فراغت حاصل کرنے کے بعد طبیہ عجائب گھر کو بھی ضرور ملاحظہ فرمائیں۔ اس سے آپ کی معلومات میں قابل قدر اضافہ ہو گا۔ کیونکہ طبیہ عجائب گھر اسم بامسمیٰ ہے۔ طبیہ عجائب گھر حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کی کوٹھی کے قریب واقع ہے۔ مالک طبیہ عجائب گھر قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرکزی جماعت احمدیہ قادیان کا سر مائیکل اوڈوائر کے قتل پر اظہار نفرت و افسوس کا جلسہ

۱۵ مارچ سنہ ۱۹۴۰ء کو بعد نماز جمعہ مسجد اقصیٰ میں جماعت احمدیہ قادیان کا ایک غیر معمولی جلسہ زیر صدارت جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور خارجہ منعقد ہوا۔ جس میں ابوالہاشم خاں صاحب چودھری ایم۔ اے ریٹائرڈ انسپکٹر آف سکولز بنگال نے سر موصوف کے حادثۂ قتل پر نہایت افسوس کا اظہار کیا۔ ان کے بعد مکرم میر محمد اسحاق صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ نے اسلامی تعلیم کو پیش کرتے ہوئے سنایا۔ کہ اس کے خلاف عمل کرنے سے دنیا کا امن قائم نہیں رہتا۔ آخر پر ناظر صاحب امور خارجہ نے سر مائیکل اوڈوائر کے جماعت احمدیہ کے ساتھ تعلقات بیان کرکے ان کے قتل پر نہایت مؤثر پیرایہ میں اظہار افسوس کیا۔ آخر پر تمام حاضرین نے جذبات رنج و افسوس کے ساتھ یہ قرار داد پاس کی۔ کہ جماعت احمدیہ قادیان کی طرف سے گورنر صاحب پنجاب اور ہز ایکسیلنسی وائسرائے ہند کی خدمت میں سر مائیکل اوڈوائر سابق لفٹنٹ گورنر پنجاب کے حادثۂ قتل پر افسوس کا تار بھیجا جائے۔ اور درخواست کی جائے۔ کہ جماعت احمدیہ قادیان کی طرف سے سر مائیکل اوڈوائر کے پس ماندگان اور لارڈ زٹلینڈ وزیر ہند لارڈ لمینگٹن سابق گورنر بمبئی اور سر لوئی ڈین سابق لفٹنٹ گورنر پنجاب کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کیا جائے۔

جماعت احمدیہ ایسے بزدلانہ حملوں پر نہ صرف غایت درجہ نفرت و حقارت کا اظہار کرتی ہے۔ بلکہ شرم محسوس کرتی ہے۔ کہ اس قابل نفرین اور ذلیل فعل کا ارتکاب ایک ہندوستانی نے کیا ہے۔ دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

یو۔ پی میں کاغذ کی صنعت

جنگلات کے محکمہ ریسرچ نے کئی تجربوں کے بعد ثابت کیا ہے۔ کہ الا نامی گھاس سے بڑا اعلیٰ بادامی کاغذ تیار کیا جا سکتا ہے۔ آج کل یو پی میں اس گھاس کو جلا دیا جاتا ہے۔ اگر اس گھاس کو جلایا نہ جائے۔ تو اس سے کاغذ کی اچھی خاصی تعداد تیار ہو سکتی ہے۔ اس وقت پنجاب۔ یو۔ پی اور سی۔ پی وغیرہ میں ۲۲ ہزار ٹن کاغذ سالانہ کھپ رہا ہے۔ ۸۴ ہزار ٹن الا گھاس سے ۱۹ ہزار ٹن کاغذ تیار ہو سکے گا۔ یو۔ پی گورنمنٹ چاہتی ہے۔ کہ محکمہ جنگلات سے آئندہ یہ گھاس خرید لیا جائے۔ اور اس سے کاغذ بنا کر تمام ہندوستان میں فروخت کیا جائے۔ جب تک صوبجاتی حکومتیں ایسے ایسے کام ہر صوبہ میں نہ کریں گی۔ ملک ترقی نہ کر سکے گا۔

ہندوستان میں جس قدر ایسی چیزیں ہیں۔ ان سب سے کام لینے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ یو۔ پی کے جنگلات میں اور بھی ہزاروں چیزیں قابل استعمال ہیں۔ جو بے توجہی سے خراب ہو رہی ہیں۔

شکایت کا ازالہ ہونا چاہیئے

تمام دنیا جانتی ہے۔ کہ مسلمانوں کو کانگرس سے شکایت ہے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے۔ کہ اس شکایت میں کچھ مبالغہ ہے۔ فرض کرو۔ کہ مبالغہ بھی ہو۔ مگر کچھ باتیں تو ایسی ہیں۔ جو حق بجانب ہیں۔ اور جن کا ازالہ کانگرس کو بہرکیف کرنا چاہیئے۔ کانگرسی ہندوؤں میں بدقسمتی سے بڑی تعداد ایسے لوگوں کی ہے۔ جو متحدہ قومیت سے دور کا واسطہ بھی نہیں رکھتے۔ اور ان کی ذہنیت مہاسبھائی ہے۔ جب تک کانگرسی لوگ مسلمانوں کو ہندوستان کی حکومت میں برابر کا شریک نہ بنائیں گے۔ وہ کبھی مسلمانوں کو اپنے ساتھ شریک نہ کر سکیں گے۔ چند تنخواہ دار مسلمان جو کانگرس میں شامل ہیں۔ وہ کبھی تمام ہندوستان کے مسلمانوں کی نمائندگی نہیں کر سکتے!

کانگرس اور سول نافرمانی

مسٹر گاندھی کو کانگرس نے حق دیا۔ کہ وہ وائسرائے سے ملاقات کرکے معاملہ طے کر لیں۔ اور حکومت برطانیہ سے اس کے جنگی عزائم کے پیش نظر ہندوستان کو فوراً درجہ نوآبادیات دیئے جانے کا اعلان کروا دیں۔ لیکن وائسرائے کی دو چار ملاقاتوں نے اب گاندھی جی کو مایوس کر دیا ہے۔ ایک طرف تو کانگرس صوبائی حکومتوں کے ساتھ مرکزی اسمبلی کا بائیکاٹ کر چکی ہے۔ دوسری طرف وائسرائے سے کوئی سودا نہیں ہو سکا۔ اسلیئے اب پھر کانگرس سول نافرمانی کا معرکہ شروع کرنے کا ڈراوا دے رہی ہے۔ جو درحقیقت کانگرس کا مقصود نہیں ہے۔ اس دفعہ اگر کانگرس نے سول نافرمانی کی۔ تو اسکی ٹکر اور مقابلہ اجنبی حکمرانوں سے نہیں۔ بلکہ اپنے ملکی بھائیوں سے ہوگا۔

مشہور اسلامی ممالک کی آبادی

ٹرکی میں ایک کروڑ ۷۰ لاکھ مسلمان ہیں

شام میں	۲۸ لاکھ
فلسطین	۱۴ لاکھ
شرق اردن	۳ لاکھ
مصر	ایک کروڑ ۶۰ لاکھ۔
طرابلس الغرب	۱۰ لاکھ۔
الجزائر	۶۶ لاکھ
مراکش	۶۵ لاکھ

یہ اعداد عربی کے ایک تازہ اخبار سے لیے گئے ہیں۔ ان تمام ملکوں میں جس قدر مسلمان آباد ہیں۔ وہ صوبہ بنگال کے مسلمانوں سے آبادی میں زیادہ نہیں ہیں۔ بنگال میں پانچ کروڑ مسلمان ہیں۔

ہندو قوم کی فداکاریاں

مسٹر جناح کہتے ہیں۔ کہ ملکی سیاسیات میں عنقریب انقلاب آنے والا ہے۔ ہندو قوم میں عورتیں اور بچوں تک ملک اور قوم کے لئے جانیں فدا کرنے کو تیار ہیں۔ کیونکہ وہ لوگ تعلیمیافتہ ہیں۔ روپیہ پیسہ والے ہیں۔ ان کے ہاں دولت کی فراوانی ہے۔ اور سب سے بڑی بات یہ ہے۔ کہ ان میں پروپیگنڈا بھی بڑے زوروں پر ہو رہا ہے۔ مسلمانوں کو اگر اس ملک میں زندہ رہنا ہے۔ تو سب سے اول انہیں اپنی تعلیمی کمی کو پورا کرنا چاہیئے۔ ہر شخص کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنی اولاد کو اعلیٰ سے اعلیٰ تعلیم دے۔ پھر باقی کمیاں ان کی خود بخود پوری ہو جائیں گی۔

والیان ریاست کو نصیحت

ہز ایکسیلنسی حضور وائسرائے نے گیارہ مارچ کو نئی دہلی میں ایوانِ والیانِ ریاست کے اجلاس کا افتتاح کرتے ہوئے جو تقریر فرمائی۔ اس میں انہوں نے خاص طور پر اپنی اس نصیحت کو دہرایا جسے وہ اس سے پہلے کئی مواقع پر دہرا چکے ہیں۔ یعنی یہ کہ ہندوستان کے والیان ریاست کو زمانہ کے بدلتے ہوئے حالات اور رعایا کے سیاسی ادراک کے پیش نظر اپنی روش میں دور اندیشی اور معاملہ فہمی کو ملحوظ رکھنا چاہیئے۔ دوسرے الفاظ میں حضور وائسرائے نے والیان ریاست کو سمجھایا ہے۔ کہ انہیں ہر معاملے میں خود مختاری اور اپنی مرضی کے مطابق ہر بات کرنے کی پرانی روش میں تبدیلی پیدا کرنی چاہیئے۔ اور اس بات کا احساس رکھنا چاہیئے۔ کہ زمانے کے حالات بدل چکے ہیں۔ خیالات میں تبدیلی آ چکی ہے۔ ریاستوں کی رعایا اب پہلے کی طرح صُمٌّ بُکْمٌ عُمْیٌ افراد کا ایک گروہ نہیں رہی۔ بلکہ وہ زمانے کے حالات کو دیکھتے۔ اپنے حالات پر غور کرتے۔ اپنی پوزیشن کا احساس کرتے ہیں۔ موجودہ حالات میں وہی والئے ریاست اپنے مقام پر قائم رہ سکتا ہے۔ جو رعایا کے جذبات و احساسات کا خیال رکھے۔ اور حتی الامکان اسکے مطابق اپنی روش اختیار کرے

حیرت انگیز رعایت مندرجہ ذیل ادویہ ۱۵ اپریل سنہ ۴۰ء تک چوتھائی قیمت پر دی جائینگی۔ یہاں پوری قیمتیں درج ہیں۔ (۱) **ریسٹورین** ریسٹورین نہایت ہی مقوی باہ اور ممسک دوا ہے۔ کھوئی ہوئی طاقتوں کو واپس لا کر دوبارہ جوانی کا منہ دکھاتی ہے ۳۲ گولی دو روپیہ علاوہ محصول (۲) **انڈین پوڈر** دوا کیا ہے طلسم ہی سمجھیں۔ بچہ کو گھنڈی پڑ گئی ہو۔ ہرے پیلے دست آتے ہوں۔ بچہ نہایت کمزور ہو گیا ہو۔ تین دن کے استعمال سے انشاء اللہ صحت ہو گی۔ قیمت فی پیکٹ ۴/ علاوہ محصول (۳) **سل دق** یہ نسخہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سل۔ دق کے مریضوں کو دیا کرتے تھے۔ قیمت چالیس گولی چار روپیہ علاوہ محصول۔ پتہ: **ریسٹورین لیبارٹری قادیان** (پنجاب) پروپرائٹر سید محمد احمد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہفتہ بھر کی چیدہ خبریں

روس اور فن لینڈ میں صلح ہو گئی

لنڈن ۱۳ مارچ - گذشتہ کئی دنوں سے فن لینڈ اور روس کے درمیان صلح کے متعلق خبریں اڑ رہی تھیں - وہ ظہور میں آگئیں۔ چنانچہ اعلان کیا گیا ہے - کہ ساڑھے تین ماہ کی جنگ کے بعد فن لینڈ اور روس میں صلح ہو گئی ہے - اور کل ماسکو میں صلح نامے پر دستخط کر دیئے گئے ہیں - فن لینڈ کے وزیر خارجہ نے ایک بیان میں اس امر کو تسلیم کیا ہے - کہ جن شرائط پر اب صلح ہوئی ہے - وہ ان شرائط سے کہیں زیادہ سخت ہیں - جو جنگ شروع ہونے سے پہلے روس نے پیش کئے تھے - لیکن ہمارے لئے ان کے قبول کرنے کے سوائے چارہ نہ تھا - اس خبر سے فرانس اور برطانیہ میں تشویش اور روس و جرمنی میں خوشی کا اظہار کیا جا رہا ہے - پارلیمنٹ کی مخالف پارٹی کے لیڈر ہیجر اٹیلی نے تقریر کرتے ہوئے کہا - کہ یہ صلح تشدد کی فتح کے مترادف ہے - جو افسوسناک ہے - فن لینڈ کے وزیر خارجہ نے اپنے بیان میں کہا ہے - کہ گذشتہ ساڑھے تین ماہ کے دوران میں فنیوں نے کس بہادری سے مقابلہ کیا - لیکن اس کے باوجود اب ہم صلح پر مجبور ہوئے ہیں - تو اسکی وجہ یہ ہے - کہ ہمارے پاس جنگی سامان اور فوجی سپاہیوں کی کمی تھی - مغربی ممالک ہمیں کوئی مدد نہ دے سکتے تھے - ان حالات میں روس جیسے بڑے ملک کے ساتھ بغیر کسی سامان کے لڑنا ہم نے فضول خیال کیا۔

صلح کی شرائط

جن شرائط پر صلح ہوئی ہے - وہ نہایت سخت ہیں - اور حسب ذیل ہیں :-

(۱) جنگ کو فوراً روک دیا جائے گا - (۲) فن لینڈ اور روس کے درمیان نئی سرحدوں کا تعین کیا جائے گا - (۳) خاکنائے کریلیا جس میں ڈیپوری کا فنی شہر بھی شامل ہے - روس کے حوالے کر دیا جائے گا - (۴) خلیج ڈیپوری اور اس کے ساتھ کا جزیرہ روس کو دے دیا جائیگا - (۵) جھیل لڈوگا کا شمالی اور مغربی ساحل روس کے حوالہ کیا جائے گا۔ (۶) دونوں ملک یہ عہد کرتے ہیں - کہ وہ ایک دوسرے پر حملہ نہیں کریں گے - اور کسی دوسرے ملک کے ساتھ ایسا عہد نامہ نہیں کریں گے - جو ایک دوسرے کے خلاف ہو - (۷) ہانگو کی بندرگاہ تیس سال کے لئے روس کو ٹھیکے پر دی جائیگی - (۸) ہر سال اس کے عوض ۸۰ لاکھ فنی مارکس ادا کریگا - (۹) یو ویٹ روس کے جو جہاز پٹیمو کی بندرگاہ میں ہیں - وہ واپس بلائے جائیں گے - (۱۰) فن لینڈ شمالی سمندر میں کوئی جنگی جہاز نہیں رکھے گا - (۱۱) روس کے باشندوں کو اجازت ہوگی - کہ پٹیمو سے محصول ادا کئے بغیر ناروے پہنچ سکیں - (۱۲) اسی طرح سویڈن جانے پر بھی محصول نہیں لیا جائیگا - (۱۳) صلح نامہ پر دستخط کرنے کے بعد اقتصادی صلحنامہ کیا جائیگا - تا کہ دونوں ملکوں میں تجارتی معاہدہ ہو - (۱۴) صلحنامہ پر دستخطوں کے فوراً بعد عملدر آمد ہوگا - اور دس دن کے اندر اندر تصدیق ہو جائے گا۔

— لنڈن ۱۵ مارچ آج جرمنی کے ۴۰۰۰ ٹن وزنی ایک اور تجارتی جہاز "لاکارونا" نے برطانوی جنگی جہازوں کے نرغے میں پھنس کر خودکشی کر لی - تمام جہازی کشتیوں میں سوار ہو گئے - اور جہاز کو آگ لگا دی - اب تک ۴۳ جرمن جہاز خودکشی کر چکے ہیں - ان کا مجموعی وزن ۱۸۴۰۰۰ ٹن ہوتا ہے - اور ۳۱ جرمن جہاز اتحادیوں نے گرفتار کر لئے ہیں -

— لنڈن ۱۵ مارچ - کیکسٹن ہال میں حملہ کرنے والے شخص کا نام سرکاری پارلیمنٹری رپورٹ میں اودھم سنگھ بتایا گیا ہے -

— لنڈن ۱۴ مارچ - آج اودھم سنگھ آزاد کو پولیس تھانہ میں لے جایا گیا - عدالت نے اس کے خلاف قتل کا الزام عائد کیا ہے - آج عدالت سے ۱۴ دن کا ریمانڈ حاصل کیا گیا - معلوم ہوا ہے - کہ ملزم ایک ۲۵ سال کا نوجوان ہے - اس کا بیان ہے - کہ میں نے محض اظہار ناراضگی کے لئے گولی چلائی تھی - کسی کی جان لینا میرا مقصد نہ تھا۔

درخواست دعا:- بابو سردار احمد صاحب سب پوسٹ ماسٹر زیدہ لکھتے ہیں - کہ ان کی ہمشیرہ اقبال بیگم صاحبہ ایک عرصہ سے بعارضہ بخار اور کھانسی مبتلا ہے اسکی صحت کامل کے

مجلس مشاورت کا ایجنڈا - اور احمدیہ یونیورسٹی کی تجویز

انیسویں مجلس مشاورت ۳۹ء میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فیصلہ فرمایا تھا - کہ تجویز متعلق احمدیہ یونی ورسٹی اگلی مشاورت میں پیش ہو - لیکن یہ تجویز اس ایجنڈا میں درج ہونے سے رہ گئی ہے - لہذا احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے - کہ مندرجہ بالا تجویز امسال بیسویں مجلس مشاورت میں دوبارہ پیش ہوگی - (تفصیل تجویز کے لئے ملاحظہ ہو رپورٹ مجلس مشاورت ۳۹ء صفحات ۱۰۵ تا ۱۲۸) (خاکسار پرائیویٹ سکرٹری)

الہلال

ہندوستان کا وہ کونسا اہل علم ہے - جو مولانا ابوالکلام آزاد کے الہلال سے واقف نہیں - الہلال وہ اخبار تھا - جس نے مسلمانان ہند کو بیدار کیا - اور جس کے مطالعہ سے ہندوستان کے علماء میدان سیاست میں نکلے - لیکن الہلال آج باوجود تلاش کے نہیں ملتا - بعض اہل علم کے اصرار پر ہم نے الہلال کے بلند پایہ علمی - ادبی اور مذہبی مضامین کو انتخاب الہلال کے نام سے کتابی صورت میں شائع کر دیا ہے - حضرت مولانا کا مؤثر پیرایہ بیان ہی اس بات کی شہادت ہے - کہ کتاب کیا ہوگی - فوراً خریداری قبول فرمائیں - قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے بے جلد - دو روپے مجلد و مطلا - محصولڈاک بذمہ خریدار -

ہسٹری آف اسلام

رسول اکرم صلعم کی حیات طیبہ بزبان انگریزی - اس کے مصنف حافظ غلام سرور ایم اے ہیں - اس سے قبل انگریزی زبان میں ایسی بلند پایہ تصنیف شائع نہیں ہوئی - قیمت تین روپے بارہ آنے علاوہ محصول ڈاک -

مخزن اخلاق

اس کتاب میں قرآن مجید سے ہر موضوع پر احکام خداوندی کو سلیس اردو زبان میں بیان کیا ہے - پھر ارشادات نبوی صلعم کو اس طرح بیان کیا ہے - بعد ازاں حضرت ابوبکر رضؓ حضرت عمر رضؓ حضرت عثمان رضؓ اور حضرت علی رضؓ کے مختلف اقوال و نصائح کو جمع کر کے لکھا گیا ہے - پھر حکمائے عصر مثلاً جالینوس وغیرہ کے اقوال جمع کئے گئے ہیں - یعنی اس کتاب کا مطالعہ کرنے والا زندگی کے متعلق دنیا کی اہم ترین ہستیوں کا مشورہ حاصل کر سکتا ہے - کتاب ہذا کے پانچ ایڈیشن ختم ہو چکے ہیں - فوراً طلب کریں - ورنہ ایڈیشن ختم ہو جائے گا - قیمت عہ علاوہ محصولڈاک

اسلام ایٹ دی کراس روڈز

یہ کتاب بزبان انگریزی آسٹریا کے ایک نومسلم کی تصنیف ہے جس نے چھ برس مدینہ منورہ میں رہ کر عربی علوم اور اسلامی تاریخ کا بے شمار علم حاصل کیا ہے - قیمت دو روپے -

Three Songs تین گیت

تین پیارے نعتیہ گیت نہایت سادہ انگریزی زبان میں لکھے گئے ہیں - بچوں کو زبانی یاد کرانے کے لئے از حد موزون ہیں - آج تک اس موضوع پر ایسے پیارے اور عقیدت میں ڈوبے ہوئے اسلامی گیت شائع نہیں ہوئے - انداز طباعت دیدہ زیب قیمت مجلد ۱۲ ار

مکمل فہرست کتب مفت طلب فرماویں

ملنے کا پتہ :- ادبستان - چابک سواراں سٹریٹ لاہور

اپنا مکمل علاج مفت کرائیے

اشتہاری ادویات سے بدظن بھائیو

دوائی کی قیمت تندرست ہونیکے بعد دیجئے

اگر آپ خداتعالیٰ کی دی ہوئی نعمت یعنی طاقت جوانی کو اپنی غلطی یا بچپن کی نا سمجھی سے ضائع کر کے کف افسوس مل رہے ہیں - اپنے شہر کے حکیموں اور ڈاکٹروں کے علاج سے فائدہ نہیں ہوا - اشتہاری دوائیوں پر یقین نہیں آتا - اور اب اپنی صحت سے مایوس ہو کر زندگی کی حقیقی مسرتوں سے محروم ہو چکے ہیں اور ایسی اکسیر دوا کی تلاش میں ہیں جو ایک دم سے کایا پلٹ کر پھر سے نوجوان اور تندرست بنادے تو مردانہ کمزوریوں کو مکمل طور پر دور کرنے والی دو مشہور مجرب دوائیاں زعفرانی گولیاں دکھانے کے لئے، اور طلائے بیر بہوٹی (مالش کے لئے) جو ہزاروں مایوس مریضوں کے لئے پیغام شفا ثابت ہو چکی ہیں مفت منگوالیں اور ان دونوں دوائیوں کی قیمت مبلغ بارہ روپیہ آٹھ آنے تندرست ہونیکے بعد بھیجدیں لیکن خرچ اشتہارات، محصول ڈاک، پیکنگ اور خرچ دفتر، مزدوری دواسازی کل ایک روپیہ آٹھ آنہ آپ کو ادا کرنے ہوں گے کیونکہ اگر یہ بوجھ بھی ہم ہی برداشت کریں تو یہ مفت دوائی ارسال کرنے کا سلسلہ قائم نہیں رہ سکتا - اس لئے آپ ڈیڑھ روپیہ بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں یا ڈیڑھ روپے کے وی پی سے دوا منگالیں یہاں کوئی دھوکہ یا فریب نہیں اگر پہلی بار کی ارسال کردہ دوائی سے مکمل آرام نہ ہوا تو یہی دوائیاں دوبارہ سہ بارہ اسی طرح مفت ارسال کی جائینگی - ہر قسم کی خط و کتابت پوشیدہ رہیگی پارسل کے اوپر کسی دوائی کا نام نہیں لکھا جاتا - مشورہ کیلئے ایک آنہ کا ٹکٹ بھیجیں - ملنے کا پتہ - منیجر ہیلتھ لاج نمبر ۱ آوٹ سائیڈ دہلی گیٹ لاہور پنجاب